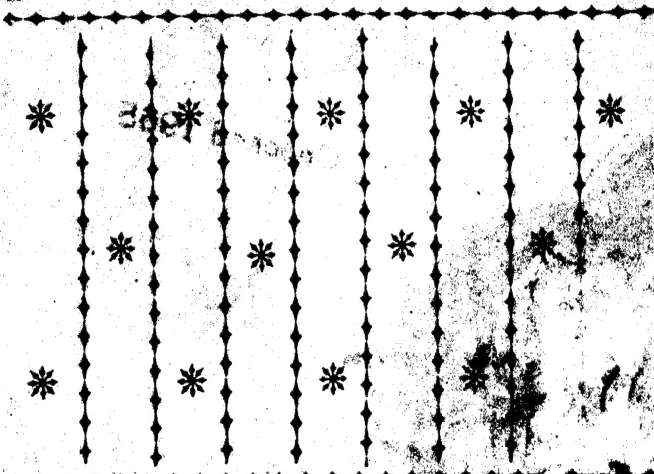


مفتاح القواعد



MIFTAH-UL-QAW

BY

The Late M. M. MOHI-UD-DIN JAFRI

Late Assistant Professor, Muir Central College, Allahabad

Price Annas Six.

102

بِعَوْنِ تَعَالٰی

رسالہ پُر فوائد موسوم بہ

منقح القواعد

در بیان صرف و نحو زبان فارسی

کہ جناب مولوی محمد محی الدین مرحوم سابق اسسٹنٹ پروفیسر
میونسٹریل کالج آباد تالیف فرمودہ اند

باہتمام عبدالواسع جعفری

مطبع النوار احمدی واقع الہ آباد طبع شد

۱۹۲۸ء

فصول ذمہ خریدار

قیمت فی جلد ۶/۰

۴۹۱۵۰۰

م ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس بقیاس حضرت خالق دو جہان کو لائق ہے جس نے دو حرف کا ق و نون سے جملہ کائنات کو مرتب فرمایا۔ ایک اشارے میں دو جہان کو عدم سے وجود میں لایا۔ شاہ سخن کو وہ حسن و لہریب عنایت کیا جس کے جاں فزا کرشموں نے ایک عالم کو دیوانہ بنا دیا۔ ایسے خالق مطلق کی حمد ثنا کس طرح بیان ہو۔ قلم شکستہ رقم ایسے مقام میں کیونکر نہ سرگرداں ہو۔

زبان قلم میں یہ قدرت کہاں جو ہو حمد خالق میں گو ہر نشان درود نامحمد و نثار حبیب خالق و دود ہو جس نے ایک عالم کو تیب ضلالت سے راہ ہدایت پر لگایا۔ لب تشنگان ناکامی کو سرچشمہ کامیابی تک پہنچایا۔ صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم۔ بعد اس کو شیدہ نہ رہے کہ ہر زبان میں ہمارت کا ہم پہنچنا بدون دریافت اُن قواعد کے جو خاص اہل زبان کے موافق ہوں مکن نہیں اس لئے اُن حضرات نے جن کو زبان

سے مذاق تھا۔ قواعد کی تحقیق میں کیا کیا کوششیں کیں کیسی کیسی تالیفیں
 فرمائیں۔ لیکن آج کل جو کتابیں قواعد کی مروج ہیں اُن میں بعض تو غیر ضروری
 چیزوں پر مشتمل ہیں اور بعض ضروری چیزوں سے خالی۔ لہذا کمترین
 محمد محی الدین جعفری زینبی نے رسالہ موسوم بہ مفتاح القواعد
 محض بہ لحاظ نفع خاص و عام تالیف کیا۔ ناظرین اگر بہ نظر انصاف
 ملاحظہ فرمائیں گے تو بیشتر ضروری قاعدوں پر مشتمل اور غیر ضروری
 سے خالی پائیں گے۔ اُمید کہ اگر پسند آوے مولف کو دعاے خیر سے
 یاد فرمائیں۔ اور اگر کہیں سہو و خطا پائیں عفو فرمادیں ہدفِ ملامت
 نہ بناویں کہ انسان کو سہو و خطا سے چارہ نہیں واللہ المعین علیٰ نسیئین



باب اول در علم صرف

صرف وہ علم ہے جس سے بنانا ایک کلمہ کا دوسرے سے اور گردان اور تبدیل و تغلیل اس کی معلوم ہو موضوع اس کا کلمہ ہے غرض اس سے یہ ہے کہ مکمل لفظ صحیح ہو سکے۔

جاننا چاہیے کہ جو بولی آدمی کے منہ سے نکلتی ہے اس کو لفظ کہتے ہیں۔ اگر وہ با معنی ہو تو موضوع ہے ورنہ مثل۔ پس کلمہ وہ لفظ موضوع ہے کہ جس کے معنی مفرد ہوں یعنی اس کے ٹکڑے کرنے سے وہ معنی سمجھ میں نہ آویں جو پہلے سمجھے جاتے تھے اس کی تین قسمیں ہیں۔ اسم فعل حرف۔

فصل اول در بیان اسم

اسم وہ کلمہ ہے جس کے معنی مستقل ہوں یعنی بدون ملائے اور کلمہ کے اس کے معنی سمجھے جاویں اور اس میں زمانہ نہ پایا جاوے جیسے گل بگفتن۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ اسم ذات۔ اسم صفت۔ اسم ذات وہ اسم ہے کہ جس سے صرف ذات کسی شے کی سمجھی جاوے اور کوئی وصف اس سے نہ سمجھا جائے مثلاً درخت شیرازی۔ بدی۔ اسم صفت وہ اسم ہے جس سے علاوہ ذات کے کوئی معنی وصفی بھی سمجھے جاویں مثلاً نیک و بد۔ نو سینہ۔ نوشتہ۔ نویسان۔ اندو گیس۔ غنائک۔ ستمگار۔ دلدار۔ باغیان۔ سخنور۔ نام آور۔ شاہوار۔ سردار۔

اس موضوع علم اس چیز کو کہتے ہیں جس کے حالات ذاتی اس علم میں بیان کیے جاویں جیسے علم طب کا موضوع بدن انسان ہے اور علم حساب کا موضوع عدد ہے بلکہ تقسیم اسم باعتبار معنی۔

ہمکاب۔ ناسپاس۔ پُرسخز۔ بیکس۔ باجبا۔ وغیرہ۔ اسم کی تین قسمیں ہیں مجاہدہ۔
مصدر مشتق۔ جامدہ اسم ہے کہ نہ اس سے کوئی کلمہ نکلا ہو۔ اور نہ وہ کسی سے
نکلا ہو۔ جیسے درخت۔ نخل۔ اُس کی دو قسمیں ہیں۔ نکرہ۔ معرفہ۔ نکرہ وہ اسم
ہے کہ ایک چیز غیر معین پر دلالت کرے۔ جیسے مردِ زن۔ معرفہ وہ اسم ہے
جو شے معین پر دلالت کرتا ہے۔ مثلاً زید اُس کی سات قسمیں ہیں۔ علم۔
ضمیر۔ اسم اشارہ۔ اسم موصول۔ معنود۔ مضاف۔ یا پانچ قسموں
مذکورہ کی طرف اشارہ ہے۔

۱۔ فائدہ۔ اسم صفت کی ایک قسم اسم تفصیل ہے جو اپنے موصوف کی زیادتی و صف ظاہر کرے
اُس کا عام قاعدہ یہ ہے کہ اسم کے آخر لفظ تروترین لگانے سے یہ معنی حاصل ہوتے ہیں اس کا
استعمال تین طور پر ہے۔ اول وہ کہ اس میں بفضل علیہ مذکور ہو جیسے اس سب چاہک تراست۔ اس کو
تفصیل نفی کہتے ہیں۔ دوم وہ کہ اس میں بفضل علیہ از کے ذریعے سے مذکور ہو مثلاً احمد محمود
دانا تراست۔ اس کو تفصیل خبری کہتے ہیں۔ سوم وہ کہ جس میں کُل پر زیادتی منظور ہو اور اس میں بفضل علیہ
مضاف الیہ ہوتا ہے اس کو تفصیل کلی کہتے ہیں۔ جیسے رستم دلا و تربین ایرانیاں بود۔

۲۔ فائدہ۔ اسم ذات کو باضافہ حروف انصاف و خداوندی و محاطت و فاعلیت و شرکت و لیانت
و دیگر انواع مختلفہ اقسام گوناگوں سے اسم صفت کر سکتے ہیں جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے اور اسم صفت کو
باضافہ دایے نسبت یا بایں مصدری اسم ذات کر لیتے ہیں مثلاً نیکی۔ پرستندگی۔ آزر دگی۔ غمگناکی۔
دلداری۔ باغبانی۔ بخنوری۔ سرداری۔ ناسپاسی۔ بیکسی وغیرہ۔

۳۔ فائدہ۔ فارسی کے نثر اوروں لفظ ہیں۔ کہ بظاہر مفرد و اصل حرکت ہیں جیسے شمشیر زین۔
وغیرہ مگر یہ سب جامد ہی گئے جاتے ہیں۔

۴۔ فائدہ۔ اسم جامد اسم ذات و اسم صفت دونوں ہوتا ہے اور مصدر صرف اسم ذات ہوتا ہے
نہ اسم صفت اور مشتق اسم صفت ہوتا نہ اسم ذات۔ ۱۔ تقسیم اسم باعتبار اشتقاق۔

علم۔ وہ ہے جو نام ہو کسی چیز معین کا جیسے زید۔ علم کی طرح کے ہوتے ہیں کنیت جس میں لفظ اب۔ ابن۔ ام کا پایا جاوے۔ جیسے ابو القاسم۔ ابن عباس۔ ام سلمہ۔ خطاٹ جو بڑوں کے طرف سے مقرر کیا جاتا ہے۔ جیسے شجاع الدولہ عرف۔ نام مشہور کو کہتے ہیں مختص۔ جو تراخ اپنے شعروں میں مقرر کرتے ہیں۔ مثلاً سعدی۔ لقب جس میں کسی طور کی تعظیم و صفت نکلتی ہے۔ مثلاً تاج الشریعہ۔

ضمیر وہ اسم ہے کہ موضوع ہو واسطے متکلم یا مخاطب یا غائب مذکور شدہ کے کہ اس کو مرجع کہتے ہیں۔ ضمیر کی دو قسمیں ہیں متصل منفصل متصل وہ ہے جو کلمہ سے ملی ہوئی آئے منفصل وہ ہے جو کلمہ سے علیحدہ ہو۔

ہر ایک متصل و منفصل کی تین قسمیں ہیں۔ اول مرفوع (جس کو فاعل بھی کہتے ہیں) وہ ہے جو فاعل یا مبتدا ہو۔ جیسے گفتم۔ او موجود است۔ دوئم منصوب (جس کو مفعول بھی کہتے ہیں) وہ ہے جو فعل کا مفعول ہو۔ مثلاً زدنش۔ اور اداد۔ سوئم مجرور (جس کو اضافی بھی کہتے ہیں) جو مضاف یا حرف جر کے بعد واقع ہو۔ مثلاً غلام۔ تو ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں مستتر بارز مستتر وہ ہے کہ جس کے لئے کوئی لفظ فعل میں نہ ہو۔ جیسے گفت میں۔ بارز وہ ہے جس کے لئے کوئی لفظ فعل میں لگایا جاوے۔ جیسے گفتم کی نیم۔

قائدہ ضمیر مرفوع متصل ہر فعل کے صیغہ واحد غائب میں۔ اور فعل امر وئی کے صیغہ واحد حاضر میں مستتر (پوشیدہ) ہوتی ہے اور باقی صیغوں میں بارز۔

۱۔ قائدہ مرجع ضمیر سے مقدم ہوتا ہے اور کبھی فارسی میں تو خبر بھی ہوتا ہے اس کو ہم قبل اندک کہتے ہیں جیسے گوید ذکر خیرش در خیال عشقہ ازاد۔ ہر جا کہ نام حافظہ در انجمن بر آید۔

ضمائر متصل کے لئے دس لفظیں ہیں

واحد	جمع	
م	یم	مستکلم
ت	تید	مخاطب
	ند	غائب
م	ماں	مستکلم
ت	تاں	مخاطب
ش	شاں	غائب

یہ پانچ مع سیم کے متصل مفعولی ہیں۔

جب فعل متعدی کے بعد آویں مثلاً دشنام داد۔ داداں۔ دات۔ داتاں۔ داوش۔
 داوشاں۔ اور متصل اضافی ہیں جب اسم یا حرف جر کے بعد آویں۔ مثلاً دلم۔
 دل ماں۔ دلت۔ دل تاں۔ دلش۔ دل شاں۔

ضمائر منفصل چھ ہیں

واحد	جمع	
من	ماں	مستکلم
تو	تھا	مخاطب
او یا وہ	اوشاں یا ایشاں	غائب

یہ ضمیریں جب فعل کے پہلے آتی ہیں

۱۔ فائدہ۔ سیم منیر متصل فاعلی ہی ہوتی ہے اور مفعولی اور اضافی بھی۔

۲۔ فائدہ۔ حرف جر کے بعد کوئی ضمیر متصل نہیں آتی۔

۳۔ فائدہ۔ او اور وہ سے واحد غائب کے ذوی العقول کے لئے آتے ہیں۔ مگر جب دریا اتریا
 پر وغیرہ کوئی حرف اب پر آجائے تو غیر انسان کے لئے بھی جائز ہے۔

یا ابتدا ہوتی ہیں تو منفصل فاعلی ہیں جیسے من نی گویم۔ مامی گوئیم۔ تو کردی شما
کر دید۔ او یا دے کرد۔ ادشاں یا ایشاں کر دند۔ اور جب را ان کے آگے آتا ہے
تو منفصل مفعولی ہیں۔ جیسے مراداد۔ ماراداد۔ ترا داد۔ شماراداد۔ اور اداد۔ ایشاں
راداد۔ اور جب کوئی حرف جری اسم اس کے پہلے آتا ہے تو منفصل ضافی
ہوتی ہیں مثلاً علم من۔ دل ما۔ دست تو۔ پائے شما۔ دل وے۔ دل ایشاں۔

فائدہ۔ چند لفظیں بجائے ضمائر کے مستعمل ہیں جیسے بندہ۔ مخلص وغیرہ۔
بجائے متکلم کے۔ مثلاً بندہ خبر ندارم۔ قبلہ و صاحب وغیرہ بجائے مخاطب کے مثلاً
قبلہ چہ می فرماید۔ صاحب چہ می فرماید۔ موی الیہ وغیرہ بجائے غائب کے۔

اسم اشارہ۔ وہ ہے کہ واسطے تعین مشائر الیہ کے موضوع ہوا ہے اس کے
لئے دو لفظیں مشہور ہیں یا میں قریب کے لئے۔ آل بعید کے لئے۔ جمع اس کی حسب
قاعدہ آتی ہے یعنی ذی روح کے لئے ایثاں و آناں۔ وغیر ذی روح کے لئے اینہا
و آہنا مگر کبھی آہنا کا استعمال ذی روح کے لئے بھی آتا ہے۔

آہنا کہ بعد زباں سخن می گفتند آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند
اسم موصول وہ کلمہ ہے کہ بدون ایک جملہ کے (جس کو صلہ کہتے ہیں) کلام کا
جزو نہیں ہو سکتا اور وہ جملہ بطور بیان اس اسم کے ہوتا ہے اور اس میں ایک ضمیر
اسم موصول کی طرف پھرتی ہے۔ اسم موصول یہ ہیں ہرگز کہ معرفہ ہو یا جمع یا بے
توصیفی اور کات صلہ سے بل کر مثلاً کسیکہ۔ چیزیکہ۔ کسانیکہ۔ چیز ہائیکہ۔

۱۔ فائدہ۔ اسم میں کات قائم مقام ہے مگر صرف تین لفظوں میں آتا ہے۔ امروز۔ اشب۔ اسال۔
۲۔ فائدہ۔ جہاں چیں۔ جہوں پچھتیں۔ اشارے کلام دیتے ہیں۔

اسم اشارہ واحد جمع تنہا یا کسی اسم سے بل کر مع کا ف صلفہ بالفظ جہ جیسے آنکہ
 آنا نہ کہ۔ اینکہ۔ آنا نہ کہ۔ آں کسکہ۔ آں کسانکہ۔ انچہ۔ اینچہ۔ آنا نہ چہ۔
 اینا نہ چہ۔ لفظ ہر تنہا یا کسی نکرہ یا اسم اشارہ سے۔ یا اسم اشارہ و نکرہ دونوں سے
 مل کر مع کا ف صلفہ بالفظ جہ جیسے ہر کہ۔ ہر کسیکہ۔ ہر آنکہ۔ ہر آں کس کہ۔ ہر چہ۔
 ہر انچہ۔ مثلاً ہر کس کہ بدر ذیگی ندید۔ کسانیکہ بدر ذیگی ندیدند۔ ہر چہ یا آنکہ نفی
 راست و درست بود۔ آنا نہ چہ یا آنا نہ کہ کردی ناصواب بود۔

فائدہ۔ اسم مفعول کو باعتبار نکرہ و اسم اشارہ کے واحد جمع کہتے ہیں مثلاً
 کسیکہ۔ آنکہ۔ ہر کسیکہ۔ ہر آنکہ واحد ہے و کسانیکہ۔ آنا نہ کہ۔ آنا نہ کہ جمع ہے۔

معہود۔ دو ہیں۔ معہود ذہنی و معہود خارجی۔ معہود ذہنی وہ نکرہ کہ مشکل
 اور مخاطب کے ذہن میں متعین ہو۔ مثلاً دوست سے خاص زید مراد ہو۔

معہود خارجی۔ وہ نکرہ کہ بقرینہ مقابلہ یا کسی خاص وجہ سے ذات خاص پر
 دلالت کرتا ہے۔ مثلاً شے نعل بندے و بالان گرے و حق خوشی می خواہند از خجے
 خراز پائے رنجیدہ و پشت ریش و بیگند شاں نعل و بالان خوش و شعر ثانی میں نر
 سے وہی خر مراد ہے جس کا ذکر شعر اول میں ہوا ہے۔

مضاف جو نکرہ معرفہ کی پانچوں اقسام مذکورہ کی طرف مضاف ہو۔ وہ بھی
 معرفہ ہے۔ جیسے غلام زید۔ کتاب سن۔ اسب آں مرد۔ ہمراہی شخصیکہ دی رہوز
 آمدہ بود۔ پسر دوست۔ (مضاف کا منفصل بیان نحویں کیا جائے گا۔

منادئی۔ وہ ہے جو بذریعہ حرف ندا کے مکارا جائے۔ جیسے اے مرد۔
 اے زن۔ (نما کا بیان بحث حرف میں کیا جائے گا)

بیان مصدر

مصدر۔ وہ اسم ہے جو کسی شے کے ہونے یا کرنے پر دلالت کرے اور اُس سے اسم اور فعل مشتق ہوں علامت اُس کی یہ ہے کہ اُس کے آخر میں دن یا تن ہو اس کی دو قسمیں ہیں۔ وضعی۔ غیر وضعی۔ وضعی وہ ہے جسے واضع فارسی نے بنایا ہو۔ مثلاً گفتن۔ غیر وضعی۔ وہ ہے کہ کسی غیر زبان کے لفظ میں علامت مصدر بڑھا دیں۔ مثلاً طیدن۔ جلیدن۔ مصدر وضعی و غیر وضعی کبھی متصرف ہوتا ہے یعنی جس سے تمام افعال مشتق ہوں جیسے گفتن۔ اور کبھی مقصدب یعنی وہ کہ جس سے تمام افعال مشتق نہ ہوں۔ مثلاً گفتن۔

بیان مشتق

مشتق۔ وہ اسم ہے کہ مصدر سے نکلا ہو اُس کی چھ قسمیں ہیں۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ اسم حالیہ۔ اسم ظرف۔ اسم آلہ۔ حاصل مصدر۔ اسم فاعل۔ وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے کہ اُس کے ساتھ فعل قائم ہو۔ اُس کی دو قسمیں ہیں۔ قیاسی۔ سماعی۔ قیاسی امر حاضر کے آخریدہ لگانے سے بنتا ہے جیسے گویندہ سماعی۔ (جس کو اسم فاعل ترکیبی اور

۱۔ فائدہ۔ مرت دن یا تن ہونے سے مصدر نہیں ہو سکتا جب تک کسی کام کا ہونا یا کرنا نہ سمجھا جائے پس گردان۔ آئین مصدر نہیں ہے۔

۲۔ فائدہ۔ فعل بھی مشتق ہے کیونکہ وہ بھی مصدر سے نکلا لایا ہے۔ کرد۔ کند و غیرہ کردن سے بنے ہیں۔

۳۔ فائدہ۔ عربی کا اسم فاعل کثرت سے فارسی میں متعل ہے وہ اکثر فاعل کے وزن پر آتا ہے جیسے عامل۔ جابل۔ فاضل و غیرہ اس کے اور بہت سے اوزان ہیں کہ وہ فارسی میں بھی متعل میں جیسے منعم مضاع۔ مستقبل۔ متصرف۔ متفاوت۔ سرور۔ مترجم و غیرہ۔

صفت مشبہ بھی کہتے ہیں) کسی طرح پر بنتا ہے۔ امر حاضر کے آخر الف فاعلی بڑھانے سے مثلاً گویا۔ دانا شکبیا۔ امر و ماضی مطلق کے آخر گکار زیادہ کرنے سے۔ مثلاً آمر زگار۔ پروردگار۔ امر حاضر پر کوئی اسم لانے سے۔ مثلاً سخن گو۔ غریب نواز۔ الف و نون فاعلی امر پر لانے سے جیسے براں۔ پڑاں۔ پڑساں۔ ترساں۔

اسم مفعول۔ وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس پر فعل واقع ہو وہ بھی دو قسم پر ہے۔ قیاسی سماعی۔ قیاسی ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کرنے سے بنتا ہے مثلاً لگفتہ۔ سماعی۔ الف مفعولی کے بڑھانے سے اور امر حاضر پر کوئی اسم لانے سے یا الف و نون بڑھانے سے بنتا ہے جیسے پذیرا۔ دل پسند۔ پایاں۔ دست پرورد۔ بارچہ بنیر۔ بریاں۔

اسم حالیہ وہ اسم مشتق ہے کہ ہدیت فاعل یا مفعول کی بیان کرے وہ امر حاضر کے آخر الف و نون زیادہ کرنے سے بن جاتا ہے مثلاً خداں۔

اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے کہ دلالت کرتا ہے مکان یا خانہ برائش کی دھ

۱۔ فائدہ۔ اسم فاعل و صفت مشبہ میں یہ فرق ہے کہ اسم فاعل میں معنی فاعلی بطور عارضی پائے جاتے ہیں جیسے خوابندہ سونے والے کو اس وقت تک کہیں گے جب تک وہ سوتا ہے برخلان مفت مشبہ کے اس میں معنی فاعلی بطور ثبات و قیام پائے جاتے ہیں جیسے گویا۔ اس شخص کو کہیں گے جس کا ذات میں گویائی پائی جاوے گو اس وقت کچھ نہ کہتا ہو۔ فارسی میں صفت مشبہ مثل عربی کے ہمیشہ مشتق نہیں ہوتی بلکہ اکثر اسم ذات سے بانواع مختلف و اطوار گوناگوں بنا لیتے ہیں جیسا مفعول فعل اسم میں گند چلا۔

۲۔ فائدہ۔ عربی کا اسم مفعول کثرت سے فارسی میں بھی مستقل ہے اکثر مفعول کے ذریعہ پڑتا ہے جیسے نچول معلوم مفرد۔ مفعول جمع مفعول ذمہ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے اھذان اسم مفعول عربی کے یہ نہ ہندسی پر مبنی تھی بلکہ جیسے مختصر مطلق مسلسل بترجم مستقل مجمل مغالطہ وغیرہ

قسمیں ہیں۔ ظرف مکان۔ ظرف زمان۔ ظرف مکان۔ امر حاضر پر کوئی اسم زیادہ کرنے سے یا کسی اسم پر گاہ۔ داں۔ ستال وغیرہ بڑھانے سے بنتا ہے۔ جیسے زرخیز۔ آب بہرہ۔ بدرد۔ خواجگاہ۔ جامہ داں۔ سرمہ داں۔ ادبناں۔ خازناں اسم ظرف زمان بھی کسی اسم زمان یا مصدر پر گاہ۔ ہنگام زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے سحر گاہ۔ ہنگام رفتن وغیرہ۔

اسم آلہ وہ ہے جو فعل کا واسطہ یعنی اوزار ہو۔ اور وہ امر حاضر پر کوئی اسم زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ مثلاً جاروب۔ نقلہ سوز وغیرہ۔ کبھی امر پر ہائے تختی زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ مثلاً استرہ۔ مالا (دکڑی) کوبہ (دونگر می) وغیرہ۔

حاصل مصدر وہ ہے کہ جس سے کیفیت مصدر کی سمجھی جائے۔ اور وہ کسی طرح پر آتا ہے۔ اکثر امر پر شین بڑھانے سے مثلاً دانش۔ اور امر یا اسم صفت یا اسم موصول یا اسم فاعل پر یا مصدری بڑھانے سے۔ اس صورت میں ہائے فاعلی و مفعولی گان سے بدل جائے گی۔ جیسے خموشی۔ خرمندی۔ پرستندگی۔ آزدگی۔ کبھی صرف ماضی مطلق کا صیغہ۔ جیسے گفت۔ صرف امر کا صیغہ۔ جیسے آزار۔ امر حاضر کے آخر اک زیادہ کرنے سے۔ مثلاً خوراک۔ پوشاک۔ امر حاضر پر کوئی اسم بڑھانے سے۔ جیسے قدموس۔ دسترس۔ خونریز۔ ماضی و امر کے ملنے سے

- ۱۔ فائدہ۔ اسم ظرف مکان کہیں مشتق ہوتا ہے، اور کبھی نہیں اور اسم ظرف زمان فارسی میں تثنیہ نہیں ہوتا ہے
- ۲۔ فائدہ۔ عربی کا ظرف میں فارسی میں متعل ہے جیسے مشرق۔ مغرب۔ مدرسہ۔ مطلع۔ حکمہ وغیرہ۔
- ۳۔ فائدہ۔ عربی میں اسم آلہ کہ تین وزن ہیں، وہ بھی فارسی میں متعل ہیں جیسے قرائن۔ مفعول۔ مظهر وغیرہ
- ۴۔ فائدہ۔ حاصل مصدر کے بننے کے دو طریقہ اول کے قیاسی ہیں باقی سماعی۔

مثلاً گفتگو جستجو کشتکار۔ ماضی کے آخر آرہے جانے سے جیسے گفتار رفتار۔ دیدار کردار۔

بیانِ جمع

فارسی میں اسم باعتبار کثرت کے دو قسم پر ہے۔ واحد و جمع۔ واحد وہ کہ ایک پر دلالت کرے۔ جمع وہ ہے جو ایک سے زیادہ پر دلالت کرے وہ دو طور پر بنتی ہے۔ اول ذی روح کے لئے ان لانے سے۔ مثلاً مرداں۔ ایساں۔ ایسے اسم کے آخر جب الف یا واو ہوتا ہے تو اُس کے آخر میں ایک سی زیادہ کرتے ہیں مثلاً دانایاں۔ خوشخویاں۔ اور اگر ہائے مخفی ہوتی ہے تو اُس کو گاف سے بدل دیتے ہیں جیسے بندگاں۔ دوئم غیر ذی روح کے لئے ہا لانے سے جیسے گلہا۔ ایسے اسم کے آخر اگر الف یا واو ہو تو سی نہیں لاتے۔ اور اگر ہ ہو تو وہ گر جائے گی مثلاً ثناہا۔ گفتگوہا۔ بوہا۔ جامہا۔

تنبیہ کبھی جمع قاعدہ مذکورہ کے خلاف بھی آتی ہے۔ اُن غیر ذی روح کے لئے جیسے خبثاں۔ اُبرواں۔ بازواں وغیرہ۔ اور ہا ذی روح کے لئے جیسے خرہا۔ اسپاہ وغیرہ۔

بیانِ تذکیر و تانیث

فارسی اسما و صفات و افعال و ضمائر و اشارہ میں تذکیر و تانیث کا فرق

- ۱۔ فائدہ۔ بعض دفعہ عربی کے جمع کے الفاظ واحد شمار کر جمع بناتے ہیں۔ مثلاً حوراں۔ عسساں۔ و تائوہا۔ احوال وغیرہ۔ اور کبھی فارسی الفاظ میں عربی قاعدے سے ات لگا کر جمع بناتے ہیں جیسے بیگیاں۔ دستورات۔ ایساہی جات سے جیسے نقشہجات۔ کارخانجات وغیرہ بعض فارسی لفظوں کو عربی قاعدے سے جمع بناتے ہیں۔ مثلاً قرآمین۔ تواب وغیرہ بعض میں گال لگا کر جمع بناتے ہیں جیسے زلفگاں۔ لبیگاں۔ طوطیگاں۔
- ۲۔ فائدہ۔ عربی کی بیشمار مؤنث لفظیں فارسی میں مستعمل ہیں۔ جیسے والدہ۔ والدہ۔ خال و خالہ۔ عم و عمہ وغیرہ اور وہ لفظ ترکی کے فارسی میں مستعمل ہیں جس میں علامت تانیث کی کمی ہے۔ خان۔ خانم۔ بیگ۔ بیگم۔

نہیں ہے مثلاً پدر گفت۔ مادر گفت۔ برادر بزرگ۔ خواہر بزرگ۔ آن مرد۔ آن زن۔

بیان تصغیر

مصغر وہ اسم ہے جس سے خودی اس کی سمجھی جائے اس کے لئے کاف تصغیر
ما قبل مفتوح۔ چہ۔ یچہ۔ یرہ۔ ائے تختی اور واو معرّفون ہے۔ جیسے طفلک۔ باغچہ۔
سراچہ۔ دریکچہ۔ مشکیزہ۔ آتشیزہ۔ پسرہ۔ دخترہ۔ پسر و دخترہ۔
فائدہ۔ حرف تصغیر کبھی واسطے ترحم کے بھی آتا ہے۔ جیسے طفلک۔ فرزندک
اور کبھی تعظیم کے لئے جیسے بابک۔ اور کبھی تحقیر کے لئے جیسے مردک۔

فصل دوم در بیان فعل

فعل وہ کلمہ ہے کہ جس کے معنی مستقل ہوں اور ایک زمانہ تین زمانوں ماضی
حال مستقبل میں سے اُس سے سمجھا جائے اُس کی چھ قسمیں ہیں۔ ماضی۔ مضارع
حال مستقبل۔ اُرونی۔ جاننا چاہئے کہ فعل کے لئے فاعل یعنی کرنے والا ضرور
ہے پس اگر فعل صرف فاعل کو چاہئے اور مفعول کا محتاج نہ رہے تو وہ فعل لازم
ہے اور اگر فاعل کے سوا مفعول کا بھی محتاج ہو تو فعل متعدی ہے۔ اگر فعل متعدی
کی نسبت فاعل کی طرف ہو تو وہ فعل معرّفون ہے جیسے زید عمر و را کشت۔ اگر
مفعول کی طرف ہو تو وہ فعل مجہول ہے جیسے زید کشتہ شد۔
فائدہ۔ بعض فعل لازم ایسے ہیں کہ سوائے فاعل کے ایک اور چیز کے محتاج

۱۔ تو صیغ جیسے اعمد بخورفت۔ پیرا مدون فعل لازم ہیں کیونکہ فاعل پر ختم ہو گئے۔ مفعول کی حاجت نہ رہی۔

۲۔ تو صیغ جیسے اعمد و را کشت۔ پیرا کشت فعل متعدی ہے کہ جب تک مفعول نہ لکھا جائے (اور لکھا جائے کہ کس کا مارا)۔

ہوتے ہیں اُن کو افعال ناقصہ کہتے ہیں۔ اِن کے فاعل کو اسم اور اُس دوسری چیز کو خبر کہتے ہیں۔ مثلاً زید عالم شد۔

فائدہ۔ بعض فعل متعدی ایک مفعول چاہتے ہیں۔ مثلاً دیدن۔ خریدن۔ نشاندن۔ پرانیدن۔ وغیرہ۔ مثلاً زید را دیدم۔ کنیزک را خریدم۔ اور بعض دو مفعول مثلاً دادن۔ سپردن۔ افروزانیدن۔ آمرزانیدن۔ مثلاً نامہ بزرید دادم۔ فیروز پلا امانت سپردم۔

فعل کی دو قسمیں ہیں مثبت منفی۔ مثبت وہ فعل ہے کہ جس سے ہونا یا کرنا سمجھا جاوے مثلاً گفت منفی وہ کہ نہ ہوئے یا نہ کرنے پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے نہ گفت۔

فعل کے چھ صنفے ہوتے ہیں۔ واحد غائب جمع غائب۔ واحد حاضر جمع حاضر۔ واحد متکلم جمع متکلم۔

ماضی وہ فعل ہے کہ جس سے زمانہ گزشتہ سمجھا جاوے وہ چھ ہیں مطلق۔ قریب بعید۔ شکلیہ۔ استمراری۔ تمنائی۔

ماضی مطلق۔ وہ ماضی ہے کہ زمانہ گزشتہ پر بدون لحاظ قریب و بعید کے

۱۔ فائدہ۔ بعض فعل متعدی وہ ہیں کہ واضع نے اُن کو وضع کیا ہے۔ جیسے کردن۔ دادن وغیرہ بعض وہ جن کو قاعدے کے بموجب فعل لازم سے بنایا ہے۔ جیسے پرسیدن۔ رسیدن سے پرانیدن رسانیدن سے۔

تسمیہ۔ ادب کے چار فعل یعنی ماضی مضارع حال مستقبل مثبت منفی کہلاتے ہیں مگر امرونی کو مثبت اور منفی نہیں کہتے تو خلیج۔ غائب وہ تیسرا شخص جس کا ذکر تم دوسرے شخص سے کرتے ہو۔ حاضر جو مختار مخاطب ہے سامنے ہوا نہ ہو۔ متکلم بات کرنے والا۔

۲۔ فائدہ۔ حالت شرط میں ماضی کا صیغہ مستقبل کے معنی دیتا ہے۔ جیسے اگر خشتی مروی۔

دلالت کرتی ہے۔ مصدر کا نون اور اُس کے پہلے حرف کی حرکت دہر کرنے سے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے۔ اور اسی پر پانچوں ضمیر متصل بڑھانے سے باقی صیغے بنتے ہیں۔ جیسے گفت۔ گفتند۔ گفتی۔ گفتید۔ گفتتم۔ گفتیتم۔

ماضی قریب وہ جو ابھی گزرا ہو۔ اور زمانہ حال کے قریب ہو ماضی مطلق کے آخر ہر زیادہ کر کے صیغہ واحد غائب میں است یا ہست اور باقی صیغوں کے آخر ضمیر متصل فاعلی (جس پر ہمزہ زیادہ ہو) لاویں تو ماضی قریب بن جاوے گی جیسے گفتت۔ گفتتند۔ گفتتی۔ گفتتید۔ گفتتتم۔ گفتتیتم۔ اور کبھی ضمیر فاعلی است و ہست کے آخر زیادہ کرتے ہیں۔ مثلاً گفتت است۔ گفتتند استی۔ گفتت استید۔ گفتت استم۔ گفتت استیتم۔ جیسے شنیدتم از راویان کلام۔

ماضی بعید وہ ہے کہ جس کو زمانہ حال سے عرصہ زیادہ ہوا ہو ماضی مطلق کے آخر ہر زیادہ کر کے لفظ بود بڑھانے سے اُس کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے باقی صیغے بعد بود کے ضمیر متصل فاعلی بڑھانے سے بنتے ہیں۔ جیسے گفتت بود۔ گفتتند بود۔ گفتت بودی۔ گفتتند بودید۔ گفتت بودم۔ گفتتند بودیم۔

ماضی شکیہ (جس کو احتمالی بھی کہتے ہیں) وہ ہے جس سے زمانہ گذشتہ میں کام کے ہونے یا نہ ہونے میں شک سمجھا جائے۔ اُس کا صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کے آخر ہر زیادہ کرنے اور آخر میں باشد کے بڑھانے سے بنتا ہے۔ باقی صیغے واحد غائب کے ضمیر متصل فاعلی کے بڑھانے سے بنتے ہیں۔ جیسے گفتت باشد۔ گفتتند باشد۔ گفتت باشدی۔ گفتتند باشدید۔ گفتت باشند۔ گفتتند باشند۔

ماضی استمراری (اِس کو ماضی باتام بھی کہتے ہیں) وہ ہے کہ زمانہ گذشتہ میں

اس کے فعل کی تواتر و تکرار پائی جائے یا اس کا ختم ہونا نہ سمجھا جاتے۔ اس کے سبب صیغہ ماضی مطلق پر می یا ہمیں بڑھانے سے بنتے ہیں۔ جیسے می گفت۔ می گفتند۔ می گفتی۔ می گفتید۔ می گفتیم۔ می گفتید۔ انہو

ماضی متناہی یا شرطیہ جس سے زمانہ گزشتہ میں کرنے کی آرزو یا شرط سمجھی جائے اور وہ ماضی مطلق کے تین صیغوں یعنی واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد متکلم میں پائے محمول بڑھانے سے بن جاتی ہے جیسے گفتے۔ گفتندے۔ گفتیے۔

فائدہ ماضی متناہی اور ماضی استمراری سے آرزو و شرط کا فائدہ حروف شرط و حروف تنہا کے بعد ہوتا ہے۔ اور اگر حرف شرط و حرف تنہا نہ ہوں تو دونوں سے استمرار اور دوام سمجھا تا ہے۔ جیسے شعر شنیدم کہ مردے براہِ مجاہد بہرِ خطوہ کر دے دورِ کعت نمازہ اسے می کرد۔ شعر مرا لے کاشکے مادرِ بی زادہ و گری زاد پس شیرِ مہنی دادہ اسے نرِ دادے و دادے۔

مضارع وہ فعل ہے جس میں زمانہ حال و استقبال دونوں پائے جاتیں۔ مضارع دو قسم پر ہے مضارع مطلق۔ مضارع دوامی۔ علامت مصدر کو اگر اکر وال ساکن آخر میں ملا دیں اور پہلے حرف کو فتح دیں تو مضارع مطلق بن جائے گا۔ جیسے پروردن سے پرورد۔ افشاندن سے افشاند۔ مگر واضح ہو کہ قبل علامت مصدر کے اب گیارہ حروف سے جن کا مجموعہ (شرفِ آموزی سخن ہے) ایک حرف ضرور ہوتا ہے۔ ان حروف میں وقت مضارع بنانے کے چار طور پر تغیر واقع ہوتا ہے (۱) تبدیلی کسی ایک یا دو سے (۲) حذف (۳) کسی حرف کی زیادتی (۴) ساکن کی تحریک

مضارع بنائے میں حروف ماقبل علامتِ مصدر کے تغیرات کا نقشہ

حروف ماقبل	کس سے بدلے گا	مصدر	صیغہ مضارع
ش	رائے مہلہ	کاشتن گماشتن	کار د گمار د
	رائے مہلہ و دال	گشتن	گرد
	سین و یائے تختانیہ	نوشتن	نویسد
	لام	ہشتن	ہلد
	مسلم بعد تحریک	کشتن	کشد
ر	نون	کردن	کند
	مسلم بعد تحریک	بُردن خوردن	بُرد خورد
	واو و یائے تختانیہ	گفتن	گوید
ن	سین و بائے ناری	خفتن	خُپد
	ہائے ہوز	دادن	دہد
ا	مخدون	نہادن نقادن	نہند
	یائے تختانیہ	آمدن	آید
م	الف و یائے تختانیہ	فرمودن	فرماید

و	الف و شین معجمه	بودن	باشد
	مسلم بعد تحریک	بودن	بود
ز	زیادتی نون	زدن	زند
	مسلم بعد تحریک	زدن	زد
ی	مخدون	کشیدن	کشد
	یائے هوز	رستن	رهد
	واو و یائے تختایه	شستن	شوید
	یائے تختایه	آداستن	آراید
س	نون	شستن	شکند
	نون و دال ممله	بستن پیوستن	بندد پیوندد
	زائے معجمه	بخاستن	برخیزد
	لام	گستن	گسلد
خ	زائے معجمه	افروختن سوختن	افروزد سوزد
	سین ممله	شناختن	شناسد
	شین معجمه	فروختن	فروشد
ن	مسلم بعد تحریک	راندن	راند

مضارع دوامی ماضی تنکیہ کے پہلے می یا ہی بڑھانے سے بنتا ہے۔ جیسے
می گفتہ باشد۔ می گفتہ باشند۔ می گفتہ باشی۔ می گفتہ باشید۔ می گفتہ باشیم۔ می گفتہ
باشید۔ می گفتہ ہو۔ می گفتہ ہوں۔

حال وہ فعل ہے کہ جس سے زمانہ موجود سمجھا جاوے اُس کے صیغے مضارع مطلق
پر می یا ہی زیادہ کرنے سے بن جاتے ہیں۔ مثلاً می گوید۔ می گویند۔ می گوی۔
می گویند۔ می گوئید۔ می گویند۔ می گوئید۔

مستقبل وہ فعل ہے جس سے زمانہ آئندہ سمجھا جائے۔ اگر خواہد کے چھ صیغے
(یعنی خواہد۔ خواہند۔ خواہی۔ خواہید۔ خواہم۔ خواہیں) ماضی مطلق کے صیغہ
واحد غائب پر زیادہ کریں تو مستقبل کے صیغے بن جائیں گے۔ مثلاً خواہد گفت۔
خواہند گفت۔ خواہی گفت۔ خواہید گفت۔ خواہم گفت۔ خواہیں گفت۔

امر وہ فعل ہے کہ جس میں حکم کسی کام کرنے کا ہو وہ دو قسم پر ہے۔ امر مطلق اور دوامی
امر مطلق کا صیغہ واحد حاضر مضارع حاضر سے بعد دور کرنے می کہ بن جاتا ہے جیسے گوی
سے گویے۔ ضمیر جمع حاضر کے لانے سے صیغہ جمع حاضر ہو جاتا ہے مثلاً گویید۔ امر غائب
وامر مطلق کا صیغہ فارسی میں علیحدہ نہیں ہوتا۔ یعنی مضارع کا صیغہ ہے مگر فرق کے لئے
اکثر حروف با بڑھاتے ہیں جیسے گوید۔ اور کبھی لفظ ہاید کہ۔ لازم کہ (یا اس کے

- ۱۔ فائدہ۔ اہل زبان کو جانے کے واسطے یہ صیغہ حال کو استقبال کی جگہ پر لیتے ہیں جیسے باش۔ باش کہیں ہم می ہم
- ۲۔ فائدہ۔ امر کا حکم فوراً زمانہ حال پر پڑتا ہے۔ جیسے بازار برو۔ کتاب و اکن۔ اگر استقبال منظور ہو تو
اُس کے لئے کوئی لفظ زیادہ پڑتا ہے۔ جیسے صبح بخیز۔ شام خانہ یاد۔
- ۳۔ فائدہ۔ امر حاضر کے اول باب لگن واجب ہے مگر نظم میں نہ لگانا بھی جائز ہے اور اُس کے
عوض پر صحیحاً پڑتا ہے۔ جیسے بیگن۔ گیز۔ برگیز۔

مانند اور لفظ بڑھاتے ہیں۔ مثلاً بگوید۔ بگویند۔ بگو۔ بگوئید۔ بگویم۔ بگوئیم۔
 امر و اُمی دو طرح پر بنتا ہے۔ اول مضارع دوائی سے مانند امر مطلق یعنی بخند
 می جیسے می گفتہ باش۔ دوم امر مطلق پر می بڑھاتے سے جیسے می گو۔
 نہی وہ فعل ہے کہ جس میں کام کے نہ کرنے کا حکم ہوا اور وہ امر حاضر مہیم اور امر غائب
 و متکلم پر نون زیادہ کرنے سے بنتی ہے۔ مثلاً نگوید۔ نگویند۔ گو۔ گوئید۔ گویم۔ گوئیم۔
 فائدہ۔ نہی بھی دو قسم پر ہے۔ نہی مطلق جس کا بیان اوپر ہوا۔ نہی دوائی اور وہ
 نہی مطلق پر می بڑھانے سے بنتی ہے۔ جیسے می گو۔ می مدار۔

بیان مجہول

مجہول کی تعریف اوپر بیان ہوئی اُس کے بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ جس فعل کا مجہول
 بنانا منظور ہو وہی فعل مصدر شدن سے بنا کر ماضی کے آخر کے محقق بڑھا کر اُس کے بعد یا
 کر پس یعنی مطلق کے لیے شد کے چھ صیغے زیادہ کریں۔ اور قریب کے لیے شدہ است
 بعد کے لیے شدہ بود و خیکہ کے لیے شدہ باشند استمراری کے لیے می شد متانی
 کے لیے شدے مضارع کے لیے بشو و حال کے لیے می شود۔ استقبال کے لیے
 خواہد شد۔ امر کے لیے بشو نہی کے لیے مشو کے کُل صیغے زیادہ کریں مثلاً
 اثبات فعل ماضی مطلق مجہول۔ گفتہ شد۔ گفتہ شدند۔ گفتہ شدی۔ گفتہ شدید
 گفتہ شدم۔ گفتہ شدیم۔

اثبات فعل ماضی قریب مجہول۔ گفتہ شدہ است۔ گفتہ شدہ اند۔ گفتہ شدہ
 گفتہ شدہ اید۔ گفتہ شدہ ام۔ گفتہ شدہ ایم۔
 اثبات فعل بعی مجہول۔ گفتہ شدہ بود۔ گفتہ شدہ بودند۔ گفتہ شدہ بودی

گفته شده بودید۔ گفته شده بودم۔ گفته شده بودیم۔
 اثبات فعل ماضی شکیه مجهول۔ گفته شده باشند۔ گفته شده باشند۔ گفته شده
 باشی۔ گفته شده باشید۔ گفته شده باشیم۔ گفته شده باشیم۔
 اثبات فعل ماضی استمراری مجهول۔ گفته می شد۔ گفته می شنید۔ گفته می شنیدی
 گفته می شنیدید۔ گفته می شنیدم۔ گفته می شنیدیم۔
 اثبات فعل ماضی تمنائی مجهول۔ گفته شدے۔ گفته شنیدے۔ گفته شدے۔
 اثبات فعل مضارع مجهول۔ گفته شود۔ گفته شوند۔ گفته شوی۔ گفته شوید۔
 گفته شوم۔ گفته شویم۔
 اثبات فعل حال مجهول۔ گفته می شود۔ گفته می شوند۔ گفته می شوی۔
 گفته می شنید۔ گفته می شنیدم۔ گفته می شنیدیم۔
 اثبات فعل مستقبل مجهول۔ گفته خواهد شد۔ گفته خواهند شد۔ گفته خواهد
 شد۔ گفته خواهند شد۔ گفته خواهند شد۔ گفته خواهند شد۔
 فعل امر مجهول۔ بگفته شود۔ بگفته شوند۔ بگفته شوی۔ بگفته شوید۔
 بگفته شوم۔ بگفته شویم۔
 فعل نہی مجهول۔ نگفته نشود۔ نگفته نشوند۔ نگفته نشوی۔ نگفته نشوید۔
 نگفته نشوم۔ نگفته نشویم۔

بیان منفی

سوالے امر و نہی کے جملہ افعال پر نیون زیادہ کرنے سے صیغہ منفی بن جاتا ہے فعل مجهول

فائدہ غی ہنوری دہی حال کا گفته پرا لاہی جانہم جیسے می گفته شدی۔ می گفته شنیدنی۔ می گفته شنویدی۔

این حرف نفی گفته شدن کے مصدر پر لگانا جائز ہے مگر شدن کے مشتقات پر بہتر ہے۔ مثلاً
 بحث نفی فعل ماضی مطلق معروض۔ نگفت۔ نگفتند۔ نگفتی۔ نگفتید۔
 نگفتم۔ نگفتیم۔

بحث نفی فعل ماضی مطلق مجہول۔ گفتمہ نہ۔ گفتمہ نہ۔ گفتمہ نہ۔ گفتمہ نہ۔
 گفتمہ نہ۔ گفتمہ نہ۔ گفتمہ نہ۔ گفتمہ نہ۔ گفتمہ نہ۔ گفتمہ نہ۔

بحث نفی فعل ماضی قریب معروض۔ نگفتمہ است۔ نگفتمہ اند۔ نگفتمہ۔
 نگفتمہ اید۔ نگفتمہ ام۔ نگفتمہ ایم۔

بحث نفی فعل ماضی قریب مجہول۔ گفتمہ نہ است۔ گفتمہ نہ اند۔
 گفتمہ نہ اید۔ گفتمہ نہ ام۔ گفتمہ نہ ایم۔ گفتمہ نہ است۔ گفتمہ نہ اند۔

بحث نفی فعل ماضی بعید معروض۔ نگفتمہ بود۔ نگفتمہ بودند۔ نگفتمہ بودی۔
 نگفتمہ بودید۔ نگفتمہ بودم۔ نگفتمہ بودیم۔

بحث نفی فعل ماضی بعید مجہول۔ گفتمہ نہ بود۔ گفتمہ نہ بودند۔
 گفتمہ نہ بودی۔ گفتمہ نہ بودید۔ گفتمہ نہ بودم۔ گفتمہ نہ بودیم۔

بحث نفی فعل ماضی شککیہ معروض۔ نگفتمہ باشد۔ نگفتمہ باشند۔ نگفتمہ
 باشی۔ نگفتمہ باشید۔ نگفتمہ باشیم۔ نگفتمہ باشیم۔

بحث نفی فعل ماضی شککیہ مجہول۔ گفتمہ نہ باشد۔ گفتمہ نہ باشند۔
 گفتمہ نہ باشی۔ گفتمہ نہ باشید۔ گفتمہ نہ باشیم۔ گفتمہ نہ باشیم۔

بحث نفی فعل ماضی استمراری معروض۔ نگفتمہ بنی۔ نگفتمہ بنی۔ نگفتمہ بنی۔
 بنی۔ بنی۔ بنی۔ بنی۔ بنی۔ بنی۔

اُس کے معنی سمجھ میں نہ آویں جیسے از۔ تا اس مثال میں۔ رقم ازیں جاتا آں جا۔
اس کی دو قسمیں ہیں۔ حروف تہجی۔ حروف معنوی۔

حروف تہجی۔ وہ صرف واسطے ترکیب کلمات کے موضوع ہیں۔ وہ فارسی
مروجہ حال میں (جو الفاظ عربیہ سے مخلوط ہے) بتیس ہیں۔ منجملہ اُن کے آٹھ
مخصوصہ عربی ہیں۔ ث۔ س۔ ح۔ ص۔ ط۔ ظ۔ ع۔ ق۔ اور چار مخصوصہ فارسی
پ۔ چ۔ ژ۔ گ۔ اور بیس دونوں زبانوں میں مشترک ہیں۔

حروف معنوی۔ وہ ہیں کہ فعل یا اسم سے مل کر کسی معنی کا فائدہ دیں۔
ابن میں بعض مفرد ہیں۔ اور بعض مرکب۔ مفرد گیارہ ہیں۔

بیان حروف مفردہ

۱۔ الف۔ اس کے خواص اور معنی چودہ ہیں۔

۱۔ زائد۔ اول اسم اور فعل کے۔ بعض میں بضرورت شعر مثلاً شعر اے حکم
شعر آب خوردن خطاست + اور بعض میں بلا ضرورت نظم و نثر میں جیسے اسکندر
افلاطون۔ افشردن۔ افروندن۔ افشرد۔ افروزد۔ در میان میں اسم کے جیسے
نگونسار۔ سبکسار۔ آخر میں فعل کے جیسے رفتار۔ گفتار۔

۲۔ اتصال۔ در میان دو کلمہ آمیزش کے جیسے وادام۔ سراسر۔

۳۔ عطف۔ در میان دو کلمہ غیر متجانس کے جیسے سراپا۔ بنگاپو۔

۴۔ دعا۔ جیسے دہاد۔ کناو۔ شواد۔ میراو۔ بنیاد۔

تنبیہ الف اتصال و عطف و دعا در میان میں آتے ہیں اور باقی آخر کلمہ میں۔

فائدہ۔ الف دعائیہ اکثر مضارع غائب میں آتا ہے۔ اور کبھی منکر میں بھی جیسے شنوام۔

- ۵۔ کثرت۔ جیسے خوشا۔ بدا۔
 ۶۔ مصدر۔ جیسے فراخا۔ پنا۔
 ۷۔ ندا۔ جیسے خدایا۔
 ۸۔ قسم۔ جیسے حقا۔ ربا۔
 ۹۔ نکر۔ جیسے ملاذا۔
 ۱۰۔ مذہب۔ جیسے درینفا۔ حسرتا۔
 ۱۱۔ فاعلی۔ جیسے شکبا۔ توانا۔ گویا۔ دانا۔
 ۱۲۔ مفعولی۔ جیسے۔ پذیرا۔
 ۱۳۔ لیاقت۔ جیسے توانا۔
 ۱۴۔ تعظیم۔ آخر اسما اور القاب میں جیسے صائباً۔
 ۲۔ ب۔ اس کے خواص اور معنی ۱۸ ہیں
 ۱۔ زائد۔ فعل امر پر ہمیشہ۔ مضارع پر اکثر۔ ماضی پر کم۔ جیسے بگو۔ بگوید۔ بگفت۔
 اسم پر۔ جیسے۔ بغیر۔ بجز۔
 ۲۔ مفعولی۔ جس کو تعدیہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے نامہ زید دادم۔ پیام بغیر فریادیم
 ۳۔ قسمیہ۔ اگر بوسہ بر خاک مرداں زنی + بمرودی کہ پیش آید ت روشنی +
 ۴۔ تعلیلیہ۔ بتوفیق طاعت دلش زندہ دار +
 ۵۔ عوض۔ ع بدیں اسے فرومایہ دنیا خضر +
 ۶۔ معیت۔ جیسے بخیر و عافیت درینجا رسیدم۔
 ۷۔ ظرفیہ معنی درع بسایہ درش نیک مردے نخت + (اس میں درزا اندھے)۔
 ۸۔ استعلا معنی برع بگردن بر از خلد پیرایہ + (اس میں برزا اندھے)۔
 ۹۔ استعانت۔ ع۔ بشتیر احسان و فضل کم بست +

۱۔ قائمہ۔ ہاے زائد ہمیشہ اسم بر مفتوح ہوتا ہے۔ اور جس فعل پر داخل ہو اگر اس کا پہلا حرف مضموم ہے۔ تو بائے زائد کو مضموم پر مضموم نہیں تو کسبور۔ مثلاً۔ بگم۔ بگیز۔ بزد۔
 ۲۔ قائمہ۔ بائے ظرفیہ واسطعلا واجب در و تہ کے ساتھ آتی ہے تو اس صورت میں دونوں میں سے ایک کو زائد کہتے ہیں۔ جیسا کہ مثال مندرجہ کتاب سے ظاہر ہے۔

- ۱۰۔ اتصال۔ دو تجانس میں۔ جیسے۔ دمبدم۔ دست بدست۔ گو بگو۔
- ۱۱۔ ابتدائیسع بنام آنکہ نامش حرزہ جانناست +
- ۱۲۔ مقدار یسع بمویش جاں در تن آونختہ +
- ۱۳۔ توسل و برکت ع بحق کہ چشم ز باطل بدور +
- ۱۴۔ بمعنی برائے ۵ سن آنم کہ اسبان شہ پرورم + بخد مت دیں مرغزار اندرم +
- ۱۵۔ بمعنی طرف و جانب ۵ چنیں دارم از پیر دانندہ یادہ کہ شوریدہ سر بھرا نہاد +
- ۱۶۔ تشبیہ۔ ۵ گاہے بضع ماشکہ بر روی خوب روزہ گلگونہ شفق کند و سرمہ دجہ +
- ۱۷۔ موافقت ۵ رعیت دخت ست اگر بروری + بکام دل دوستان بر غوری +
- ۱۸۔ بمعنی قرب ع طبع بر دشمنے بصاحب دلے +
- ۳۔ ت۔ اس کے خواص معنی چار ہیں ،
- ۱۔ ضمیر مفعولی آخر فعل میں جیسے گفت۔ ۲۔ ضمیر اضافی آخر اسم میں جیسے دست۔
- ۳۔ بمعنی خود ع بردان راہت کہ راہم بدہ +
- ۴۔ زائد۔ اسم کے آخر میں۔ جیسے پا داشت۔ فراشت۔ بالشت۔
- ۴۔ چہ۔ اس کے چھ خواص اور چھ معنی ہیں ،
- ۱۔ تصغیر اسم کے آخر میں۔ جیسے باغچہ۔ سراچہ۔ طاغچہ۔ درکچہ۔
- ۲۔ استفہام۔ اسم فعل کے اول میں جیسے چہ کردی۔ چہ می کنی۔ اور چہ کارہ است
- ۳۔ علت ع چہ در بند غاری تو گلدمستہ بند۔

۱۔ فائدہ۔ یہ ت فی الحقیقت ضمیر متصل اضافی ہے۔

۲۔ فائدہ۔ چہ استفہامیہ غیر ذوی العقول کے استفہام کے لئے آتا ہے اور اس کی جمع چہا آتی ہے۔

۴. کثرت ع چه زربانجاک سید در کند +
 ۵. تسویه و عوم - وقت مکرر آنے کے ع زہر نہادن چہ سنگ و چہ زرہ +
 ۶. تعجب ۵ بنام خدای کنہ ابتدا + چہ نام است اشد نام خدا +
 ۵. شین - اور وہ پانچ معنوں کے لیے مستعمل ہے
 ۱. ضمیر متصل مفتولی ع بہر معنی از پنج و بارش کن +
 ۲. ضمیر متصل اضافی - جیسے دلش - دلتش - پایش - سرش -
 ۳. یعنی خود ۵ ندانست ازال دانہ خوردش + کہ دہرا نگند دام در گردش +
 فائدہ - یشین اصل میں ضمیر اضافی ہے -
 ۴. یعنی حاصل مصدر - آخر میں امر کے جیسے دانش بخشش - بنیش -
 ۵. زائد - جیسے او بجانہ خودش رفت -

۶. کاف

- کاف - آخر اسما میں تصغیر کے لیے آتا ہے جیسے طفلك - (دیکھو بحث تصغیر) اور
 کبھی زائد - جیسے کنیزک - زلوک - پرستوک - شارک -
 کاف جب کسی اسم سے متصل نہ ہو تو معانی ذیل کا فائدہ دیتا ہے -
 ۱. بیانہ ۵ شنیدم کہ دارائے فرخ تبارہ ز لشکر جدا ماند روزے شکارہ
 ۲. موصولہ ع کشد زہر جائے کہ تریاک نیست +
 ۳. یعنی ہر کس ۵ درگیشور آباد بنید خواب + کہ وارد دل اہل کشور خراب +

۱. فائدہ حاصل مصدر کے شین کا قبل ہمیشہ مکسور ہوتا ہے -

۲. فائدہ - کان یا زینظرم میں محذوف بھی ہو جاتا ہے -

- ۴۔ تعلیلیہ۔ یعنی زیر کہ یا بمعنی تاکہ ۵۔ صبح و دراز و دشمنان و ابا پاک کہ در خانہ باشد
 نکل از خار پاک ۶۔ دل درو منداں بر آو ز بند ۷۔ کہ ہرگز نباشد دولت در دمنہ ۸۔
 ۵۔ استفہامیہ ۹۔ اگر بر جنابیشہ بنشتافتے کہ از دست قمرش ایاں یافتے ۱۰۔
 ۱۱۔ یعنی بلکہ ۱۲۔ نیامد در آیام او بردے ۱۳۔ نگویم کہ خارے کہ برگ گلے ۱۴۔
 ۱۵۔ بمعنی شل ع نیست در جنگ سلح دار کہ او ۱۶۔
 ۱۷۔ تفضیلیہ بمعنی از ع دل دوستاں جمع ہتر کہ گنج ۱۸۔
 ۱۹۔ جوابیہ قسم وائے توئل و تعجب و استفہام کے جواب میں آتا ہے۔ مثال
 جواب قسم ۲۰۔ ہمدی کہ ملک سراسر زیں ۲۱۔ نیز زد کہ خونے چکد بر زیں ۲۲۔
 جواب وائے توئل ع نور کچ فر دا بنارم مسوز ۲۳۔
 جواب تعجب و استفہام ع۔ چہ کردی کہ آمد بجا نب خلاص ۲۴۔
 ۲۵۔ مفاجاتیہ ۲۶۔ ہنوز از بت آلودہ روشنجا کہ کاش بر آو زیزوان پاک ۲۷۔
 ۲۸۔ دعائیہ ۲۹۔ چو پاکان شیراز خاکی نہادند ندیدم کہ رحمت براں خاک بار ۳۰۔
 ۳۱۔ شرطیہ ۳۲۔ برو پنج نوبت بزں بر درت ۳۳۔ کہ یار موافق بود در برت ۳۴۔
 ۳۵۔ عطف بمعنی و او یا بمعنی یا۔ اول کی مثال ۳۶۔ بے تیرودی ماہ وار دی بہشت
 بر آید کہ اخاک ہاشیم و خشت ۳۷۔ دوئم کی مثال ۳۸۔ نہ بیند کسے ساعت خوشی ۳۹۔
 مگر وقت رفتن کہ دم ہر کسی ۴۰۔ اے وقت رفتن یا وقت دم در کشیدن تو۔
 ۴۱۔ زائد ۴۲۔ کہ جنیں بناید و کہ نہ یس ۴۳۔ جز کہ حیرانی نباشد کار دیں ۴۴۔

۱۔ فائدہ کان استفہامیہ ذوی العقول کے لئے آتا ہے مگر اس کی جمع کیاں اور کتاں دونوں آتی ہے۔

۲۔ فائدہ کان تفضیلیہ کو بعضوں نے کان نفی لکھا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے۔

۷۔ ميم۔ اُس کے معنی آٹھ ہیں،

۱۔ ضمیر فاعلی۔ جیسے گنگم۔

۲۔ ضمیر متصل مفعولی۔ ع نئی دانیم از بداندیش بازہ

۳۔ ضمیر متصل اضافی۔ جیسے دلم۔ اسپم۔ پایم۔

۴۔ یعنی خودہ۔ مخم چشم عالمیاں خوب منظر است۔ و ز خبت باطن سر خجالت نہاد پیشہ

فائدہ۔ یہ ميم فی الحقیقت ضمیر متصل اضافی ہے۔

۵۔ یعنی ہستم۔ ع فقیرم مجرم گناہم گمبہ

۶۔ تعین محل عدد۔ جیسے یکم۔ دوم۔ سوم۔

۷۔ واسطے تانیث کے۔ جیسے خانم۔ بیگم۔

۸۔ نون

نون۔ اول کلمہ میں نفی کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے نگفت۔ نگوید۔ اور کبھی اُس کے

آخر ہائے محقق۔ یا اے مجہول۔ یا الف زیادہ کر کے نہ۔ نے۔ ناکتہ ہیں۔ اور کلام میں

مکر لانے سے فائدہ اثبات کا دیتا ہے۔ نہ بر بدیش مہات کس کہ مقصود مہال نشد نفس

اور آخر میں نسبت کے لیے آتا ہے۔ جیسے انجن۔ درزن۔ اور کبھی زائد۔ جیسے پاداشن۔

۹۔ واو

واو تین قسم کا ہوتا ہے۔ معرود۔ مجہول۔ معدولہ معرود وہ کہ جس کے

۱۔ فائدہ۔ اس ميم کا قبل مضموم ہوتا ہے مگر دو م کا قبل کبھی مفتوح بھی آتا ہے

۲۔ فائدہ۔ اہل زبان کے یہاں واو معرود و مجہول کا تلفظ یکساں ہے۔ اسی وجہ سے ایک کا تائید دوسرے

سے جائز مانتے ہیں سعدی جو اس نارسا نہ سیاہی نوز۔ برد پیر مسکین سیاہی بگورہ

ما قبل ضمہ کھینچ کر پڑھا جائے۔ جیسے نور مجہول وہ کہ جس کے اقبل کا ضمہ کھینچ کر نہ پڑھا جائے جیسے گور معدولہ وہ کہ ٹہنے میں نہ آوے جیسے خود خواب۔
 واو چند فائدے کے لیے آتا ہے

۱۔ عطف۔ جیسے زید و عمر آئند۔ ۲۔ تفسیر جیسے زید و طلا۔ داد و انصاف

۳۔ حالیہ ۵۔ پندار و اہل بابلغ تو ریش کہ روز پس آیت خیش +

۴۔ ملازمت ع من و موش ویرانہ پیرزن +

۵۔ تصغیر۔ جیسے پسر و دختر۔ ۶۔ نسبت۔ جیسے ہندو۔ ریشو۔

۷۔ زائد اسم میں وقت لانے یا نسبت کے۔ جیسے دہلی یا دکنہ دھڑنی

میں وقت لانے لفظ مند کے۔ جیسے تومنند۔ بردمند۔

۱۰۔ ہائے ہوز

۵۔ دو قسم پر ہے ملفوظی۔ مخفی۔ ملفوظی وہ کہ جس کی آواز ظاہر ہوتی ہے اور وہ اکثر کلمہ کا جزو ہوتی ہے جیسے کاہ۔ ماہ۔ گواہ۔ گناہ۔ یہ ۵ حالت جمع میں بحال رہتی ہے۔ اور حالت تصغیر میں بھی مفتوح ہو کر جیسے گواہاں۔ زہا۔ زہک۔

مخفی جو آخر کلمہ میں آتی ہے اور صرف اُس کے اقبل کا فتح ظاہر ہوتا ہے اُس کی دو قسمیں ہیں۔ اصلی۔ اصلی وہ جو کلمے کے آخر میں ہو۔ اور اس کا جزو ہو اور اُس کے گرنے سے وہ کلمہ مہمل اور بے معنی ہو جاوے۔ جیسے زچہ۔ بچہ۔ سایہ۔ یابہ۔ اصلی وہ کہ کسی فائدے کے واسطے آخر میں زیادہ کرتے ہیں۔

تنبیہ ہائے مخفی خواہ اصلی ہو یا اصلی۔ حالت تصغیر اور الف و نون کی جمع میں اور وقت ملنے یا بے صدری کے کان سے بدل جاتی ہے اور اضافت میں تہزہ سے

جیسے بچلک۔ زہلک۔ بچکال۔ زہکال۔ بندگی۔ خواجگی۔ جامہ تن۔ جامہ من۔ اور
الف و ہ کی جمع میں حذف ہو جاتی ہے۔ جیسے جامہ۔ جاما۔ نامہ۔ ناما۔

ہائے صلی چند معنی کے لیے آتی ہے

- ۱۔ نسبت۔ جیسے بچہ۔ ماہہ۔ سالہ۔ روزہ۔
 - ۲۔ تشبیہ۔ جیسے پایہ۔ دستہ۔ دندانہ۔ گوشہ۔ زبانہ۔
 - ۳۔ مفعولی۔ جیسے گفتہ۔ رفتہ۔
 - ۴۔ لیاقت۔ جیسے شاہانہ۔
 - ۵۔ تصغیر۔ جیسے غزالہ۔ پسرہ۔ دخترہ۔
 - ۶۔ زائد۔ فعل کے آخر میں۔ جیسے حضرت پیر بن جنیں فرمودہ۔ وایں نامہ الدن
- بخشیدہ۔ اور اسم کے آخر میں جیسے نادرہ۔ ستمگارہ۔ زمانہ۔ زہ۔ یکسر۔

۱۱۔ می

می دو قسم پر ہے۔ معرّون۔ مجہول۔ معرّون جس کے ماقبل کا زیر کھینچ کر
پڑھا جائے۔ جیسے سبیدی۔ سیاہی مجہول وہ جس کے ماقبل کا زیر کھینچ کر نہ پڑھا
جائے۔ جیسے آمدے (ماضی متناہی)

یائے معرّون چھ معنی کا فائدہ دیتی ہے

- ۱۔ مصدری۔ اسم صفت کے آخر میں۔ جیسے دلداری۔ دلبری۔ پرستندگی۔
- ۲۔ خطابی۔ فعل واسم کے آخر میں۔ جیسے چہ کردی۔ چہرا گفتی۔ مہوڑ پعلی۔

فائدہ۔ اہل زبان کے یہاں یائے معرّون دیائے مجہول کا لفظ یکساں ہے۔ اسی وجہ سے ایک کا فائدہ
دوسرے سے سمجھ جاتے ہیں چزیں۔ نگیری جہاں دست افتادہ کہ خود از کرم ہتیش دادہ

۴۔ نسبت: جیسے ہندی۔ رومی۔ ایرانی۔ فارسی۔

۵۔ تشکلم: جیسے مخدومی۔ کمری۔ ملاذی۔

۶۔ زائد: جیسے قربانی۔ فضولی۔ خلاصی۔ حضوری۔

۷۔ لیاقت: آخر مصدر میں۔ جیسے دادنی۔ کشتنی۔ خوردنی۔

یائے مجہول پانچ معنی کے لئے مستعمل ہے

۱۔ وحدت: اسمِ مذکر کے آخر میں۔ جیسے گلے۔ بلبلے۔ مردے۔ زرنے۔

۲۔ توصیفی: اسمِ مذکر کے آخر میں جیسے ع قدیمے نکو کار نیکی پسند

۱۔ فائدہ: جس اسم کے آخر الف ہو اور اس میں یائے مصدری لگاویں تو ایک ہمزہ زیادہ کر دیں گے جیسے داماد انالی۔ گویا گویائی۔

۲۔ فائدہ: اگر اسمِ مذکور کے آخر یائے محقق ہو تو کبھی واو سے بدل دیتے ہیں اور کبھی گان سے اور کبھی حذن کر دیتے ہیں۔ جیسے کردی۔ تلنگی۔ کوئی۔ بصری۔ اور اگر الف ہو تو گر جا دے گا۔ یا واو سے۔

دین گے۔ جیسے بخاری۔ ہروی۔ اور الفاعل پر یہ کے آخر میں جو الف مقصورہ ہو یا ہمزہ ہو تو اس کو واو سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے مصطفوی۔ مرتضوی۔ بیضاوی۔ سناوی جس اسم کے آخری ہو تو اس کو واو سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے دہلوی۔ کبھی می کے پہلے الف و لون زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے نورانی۔ حقانی۔ نفسانی۔ ربانی۔

وغیرہ۔ اکثر حروفِ خلات قیاس حذن کر دیتے ہیں۔ جیسے بدخشاں سے خوشی۔ کاشان سے کاشانی وغیرہ۔ مرکبات کی نسبت کریں۔ توجرواؤں کی طرف کرتے ہیں۔ جیسے بعلبک سے بعلی۔ کنیت کی طرف منسوب کریں تو اب۔ ابن۔ ام کے لفظ کو دور کر دیتے ہیں۔ جیسے ابو حنیفہ سے حنفی۔

ابن زبیر سے زبیری۔

۳۔ فائدہ: یائے توصیفی کا استعمال تین طریقہ ہوتا ہے۔ اول یہ کہ موصون پہلے صفت پہچھے اور سی در میان صفت و موصون کے لادیں۔ جیسے طبع سلیم۔ ذہن مستقیم۔ دوم یہ کہ صفت کو پہلے لادیں اور موصون کو آخر میں سی زیادہ کریں مثلاً بدر دے۔ خوب کسے۔ سوم یہ کہ صفت پہچھے اور سی اس کے آخر میں لادیں۔ مثلاً

مرد خوب کارے۔ نظر زشتے۔ طریقہ اول زیادہ فصیح ہے۔ دوسرا تیسرے سے ہتر ہے۔

۳۔ تنکیر سے چو خدمت گزاریت گرد و کفن + حق سالیانش فراموش مکن +
 ۴۔ زائد۔ محض تاکید کے واسطے۔ ہر یکے را بہر کار سے ساختند +
 ۵۔ استمراری و متناہی۔ جیسے گنتے گنتے (دیکھو بحث فعل ماضی)۔
 فائدہ۔ یائے تنکیر کبھی تعظیم کے لیے آتی ہے ع گرم و تنگیری بجائے رسم + اور کبھی
 تخقیر کے لیے ع چہ مردی بود و کز زنے کم بود +
 تنبیہ۔ یائے وحدت دیائے توصیفی دیائے تنکیر اگر بعد ہائے مخفی کے آوے تو
 ہمزہ سے بدل جاتی ہے ۵ کم روز بر بندہ دل سوخت + کہ می گفت و فرمانش ہی فروخت +
 بحث حروف مرکبہ

۱۔ از۔ اس حرف کا ہمزہ وقت ملنے کسی کلمے کے گرجاتا ہے۔ جیسے کز۔

از آٹھ معنوں میں مستعمل ہے

- ۱۔ ابتداء۔ جیسے از بند تا غرب سیر کردم۔
 - ۲۔ تبعیض۔ مثلاً گلے از بوستان۔ قطرہ از غماں۔
 - ۳۔ بیانہ۔ مثلاً خاتم از طلا۔ زرہ از آہن۔
 - ۴۔ تعلیلیہ۔ جیسے از فقر و فاقہ بجاں آمدہ۔
 - ۵۔ استعانت۔ مثلاً از خیر بکشت۔
 - ۶۔ استعلا۔ بمعنی بر۔ جیسے فلاں از نفس خود بخیلی می کند۔
 - ۷۔ ظرفیہ بمعنی در۔ اویم از چہل روز گرد و تمام +
 - ۸۔ زائد ۵ نہ از بہر آن می ستامم خراج + کہ ز نیت کم بر خود و سخت و تاج +
- فائدہ۔ از ابتداء کیہ کا حذف بھی جائز ہے۔ مثلاً صبح تا شام مصروف بکار ہوں۔

۴۔ با چند معنی کے لیے مستعمل ہے

۱۔ معیت جیسے ع فرستاد با او بسے مال و گنج +

۲۔ ظرفیت سے درہی گیر دنیا زونا ز ما با حسن دوست +

۳۔ معاوضہ فرما دیکوہ عمر را با جاں بنی فروشد +

۴۔ مقابلہ سے باروئے تو آفتاب بیج است +

۵۔ با وجود سے چو ماہی کہ با جوشن افتد بہشت +

۳۔ تا چند معنوں میں مستعمل ہے

۱۔ ابتداء نگر تا گلستان معنی شگفت + برو ہیج بلبیل چنین خوش گفت +

۲۔ انتہا سے کہ صنعت برو تا قیامت بماند +

۳۔ شرط سے با یام تا بر نیاید بسے + نشاید رسیدن بغور کسے +

۴۔ تعلیل سے بیا تا دریں شیوہ چالش کنیم +

۵۔ واسطے تاکید کے معنی ہرگز البتہ سے آلا تا نداری ز کشنش پاک +

۶۔ معنی عدد سے جیسے ہفتاد تا۔

۴۔ را۔ پہنچ فائدے کے لیے آتا ہے

۱۔ علامت مفعول سے جیسے زید را زد م۔

۲۔ علامت اضافت سے مرا چوں بود دامن از جرم پاک + نیاید ز جث بداندیش پاک +

۳۔ معنی برائے سے جیسے خدا را۔

۴۔ معنی از سے جیسے خدا را من و پیرے از فاریاب + رسیدیم در خاک مغرب پر آب +

۵۔ زائد بعد از و برائے وغیرہ سے کیے از دوستان مخلص را +

۵۔ حروفِ جاڑہ وہ ہیں کہ معنی فعل کو اسم تک پہنچاتے ہیں۔ جس اسم پر وہ داخل ہوتے ہیں اُس کو محجور کہتے ہیں وہ گیارہ ہیں۔ اڑ۔ با۔ ت۔ تا۔ برا۔ تہ۔ بڑ۔ بے۔ ڈر۔ اندر۔ تہ۔ را۔ یعنی برائے جیسے بچانہ درآمد۔ براسب سوار شدم۔ وغیرہ۔

۶۔ حروفِ عطف وہ ہیں کہ دو کلموں یا دو جملوں کو ایک حکم میں شامل کرتے ہیں حروفِ عطف سے پہلے کو معطوف علیہ اور پیچھے کو معطوف کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ و۔ نہ۔ پس۔ پس۔ و۔ دیگر۔ ہم۔ نیز۔ کان۔ یعنی وا۔ و۔ علاوہ ان کے اگرچہ۔ ارچہ۔ باوجود۔ ہر چند۔ بھی اتصال اور عطف کا فائدہ دیتے ہیں۔

۷۔ حروفِ تردید یہ بھی حروفِ عطف ہیں وہ ہیں جن کے آنے سے معطوف علیہ اور معطوف میں سے ایک غیر معین مراد ہو وہ چار ہیں۔ یا۔ خواہ۔ اگر۔ کا۔ یعنی یا جیسے زید آمد یا عمرو۔ سبق بخوال۔ خواہ کتاب بنویس۔

۸۔ بل۔ وبلکہ۔ وکان۔ یعنی بلکہ یہ بھی حروفِ عطف ہیں کبھی اضرب کا فائدہ دیتے ہیں یعنی ایک حکم سے اعراض و انکار کر کے دوسرے کی طرف انتقال کرنا اور کبھی ترقی کا اضرب غیر جنسوں میں ہوتا ہے۔ اور ترقی دو جنسوں میں مثال قول ۵ نہ سگ دامن کاروانی در پڑ

فائدہ معطوف علیہ کبھی اسم ہوتے ہیں کبھی فعل کبھی جملہ۔ جیسے احمد و محمود آمدند۔ احمد آمد و رفت۔ احمد آمد و محمود رفت۔

۱۔ توضیح۔ وادخیروں کے اجتماع کے لیے آتا ہے۔ پس۔ پس۔ و۔ دیگر۔ اگر ترتیب کے لیے آتے ہیں نیز وہم منقول کے لیے ہم کے لیے تکرار ضرور ہے مثلاً احمد و محمود آمدند۔ احمد آمد پس محمود۔ زید آمد نیز محمود۔ ہم احمد آمد ہم محمود۔

۲۔ توضیح۔ یا اکثر دو میں سے ایک امر کے ہونے کو منع کرتا ہے۔ او کہیں اُس کے بعد ایک اور جملہ آتا ہے کبھی تشکیک موقع پر لاتے ہیں خواہ دو جملوں پر اور کر آتا ہے۔ اس کا نتیجہ بھی ضرور ہوتا ہے مقدم ہو یا متوخر۔ اگر معنی خواہ آتا ہے مثلاً احمد آیا نہ یا مدین می زدوم۔ اگر ہوشمند است و گریے خرد غم او خور کو غم خود خورد۔

کہ دہقان نادان کہ سگ پر وریدہ مثال دوم ۵ نہ دل دامن دلتاں می کشد +
کہ مهرش گریباں جاں می کشد +

۹ حروف شمرطیہ۔ اگر۔ گر۔ وگر۔ ار۔ ور۔ ہرگاہ۔ ہرگہ۔ چوں۔ پو۔ یہ حروف
دو جہلوں میں داخل ہوتے ہیں۔ اول کو شرط۔ دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔

۱۰ حروف علت۔ چہ۔ کہ۔ زیرا کہ۔ زیرا چہ۔ چرا کہ۔ اندا۔ ار۔ حروف علت ہیں
مثلاً بیروں بنی روم کہ آفتاب گرم است جملہ اول معلول اور جملہ ثانی علت ہے۔
۱۱ حروف استثنا۔ الا۔ مگر۔ غیر۔ سوائے۔ جز۔ ووں۔ وراے۔ ماورائے۔
ما سوائے حروف استثنا ہیں۔

استثنا جماعت میں سے ایک چیز کے نکالنے کو کہتے ہیں جس سے کوئی چیز نکالی جائے
اُس کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔ اور جو چیز نکالی جائے اُس کو مستثنیٰ۔ استثنا کی دو قسمیں ہیں۔

توضیح۔ ار۔ اگر کا مخفف ہے۔ وگر۔ گاہ یا پنجوں معاملہ مشکوک پر آتے ہیں۔ اور چوں۔ اور یعنی پر
جیسے اگر حقیقی مردی ع نامد کہے چوں سکندر نامد +

۱۲ فائدہ بشرط کے لئے زمانہ استقبال لازم ہے۔ لہذا شرط و جزا سے کوئی صیغہ ماضی ہو تو وہ بھی معنی مستقبل
ہو جائے گا۔ جب ماضی تمنائی پر حرف شرط آتا ہے تو مثبت کو منفی اور منفی کو مثبت کر دیتا ہے۔ جیسے ۵
گر یہ سخن کا رتیر شدے + کا ر نظامی بہ فلک بر شدے +

۲۔ فائدہ۔ اکثر معلول مقدم اور علت موخر آتی ہے۔ جیسا کہ کتاب کی مثال سے ظاہر ہے۔ کبھی اس کے
برعکس۔ جیسے موسیٰ ما سبتاں بود از بسبب در سفر تا مل کر دم۔

۳۔ فائدہ۔ الا جرمانہ نہیں ہوتے کیونکہ حرف میں باقی اور ہوتے ہیں۔ مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ سے مقدم آتا ہے
مثلاً جز نشا بہر بودند۔ اور مستثنیٰ منہ کبھی مذکور ہوتا ہے کبھی مخدوم مثلاً ع صیف باشد کہ جز نکو گوید۔

مبتصل جس میں مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ایک ہی جنس سے ہوں جیسے فوج آمد مگر سپہ سالار منقطع جس میں دونوں ایک جنس کے نہ ہوں جیسے بادشاہ خلعت بخشید مگر جاگیر۔

۱۲ حرف استدر اک۔ لاکن حرف استدر اک ہے یعنی اُس سے کلام سابق کا شبہ اٹھ جاتا ہے اُسی سے لیکن، لیک، اور ولیکن، ولیک، ولے، بنے ہیں یہ سب بھی بمعنی لاکن آتے ہیں جیسے زید از سفر حجاز باز آمد لیکن اسبابش ہنوز نہ رسید۔

۱۳ حروف ندا۔ اے۔ یا۔ اسم کے اول میں آتے ہیں اور الف آخر میں جیسے اے زید یا۔ یہ حروف جس اسم پر داخل ہوتے ہیں اُس کو منادی کہتے ہیں اُس کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے جس کو جواب ندا کہتے ہیں۔

۱۴ حروف تدبیر۔ جو اظہار حسرت و افسوس و غم کے لئے آتے ہیں۔ وہ الف ہے آخر اسم میں اور وا اول میں جیسے دریفا، حسرتا، وازیدا، و امیبتا۔

توضیح اے نظم و نثر دونوں میں آتھم مع تو ان معن اے نامور شہریار یا دایا منادے کے اول میں عربی و فارسی دونوں میں آتے ہیں۔ الف اسما و القاب وغیرہ کے آخر میں آتا ہے مثلاً سعد یا حافظا۔

۱۔ فائدہ۔ حرف ندا معروض پر آتا ہے۔ یا ایسے نکرہ پر کہ جب کوئی اُس سے پکارے وہ سمجھ جائے کہ منظم مجھے پکارتا ہے۔ مثلاً اے درویش باز گرد کہ بسخنی میری۔

۲۔ فائدہ۔ کبھی ایسی چیزوں کو منادی کرتے ہیں جو قابلِ مدائیں جیسے مایسم، دل نفس وغیرہ اے دل بکام خویش جہاں را تو دیدہ گیر مع اے نفس اگر بدیدہ تحقیق نگری، کبھی منادی محذوف ہوتا ہے۔ مع۔ اے در بقائے عمر تو خیر جہانیاں یعنی اے مدوح۔ بول چال میں اکثر حرف ندا کو حذف کر دیتے ہیں جیسے جناب اراد چمی فرمائند۔ اکثر نظم وغیرہ میں حرف ندا محذوف ہوتا ہے اے سعدی تو نیز زین نفس تنگ نائے دہر یعنی اے سعدی۔

۱۵۔ حروف استفہام آیا۔ قسم کے استفہام کے لیے۔ اور ہر چیز کے لیے چہ۔
 چیت۔ کد ام۔ کد امیں۔ اور ہر شخص کے لیے۔ کہ بلیست۔ چہ کس۔ کد ام کد امیں۔ اور
 مکان کے لیے کجا۔ کو۔ اور زمان کے لیے۔ کئے۔ اور کیفیت حال کے لیے چوں۔ جگونہ
 چساں۔ اور سبب کے لیے چوں۔ چرا۔ اور عدد کے لیے چند۔ جیسے آیا زید آمدہ است
 در دست چہ داری۔ کد امیں جامہ دریدی۔ چہ کسی۔ کجا رفتی۔ کے آمدی۔ اس کار
 چساں (جگونہ) کنم۔ چند درم بدست داری۔

۱۶۔ حروف اتصاف۔ ناک۔ گئیں۔ آگئیں۔ جیسے دردناک۔ غلگئیں۔ شک آگئیں۔
 ۱۷۔ حرف فاعلیت۔ گر۔ بکار۔ آں۔ آرہے۔ اسم یا فعل کے آخر میں۔ جیسے زرگز
 ستمکار۔ باراں۔ پرستار۔

۱۸۔ حروف خداوندی۔ مند۔ درہے۔ جیسے درو مند۔ بخنور۔ دادور۔
 ۱۹۔ حرف محافظت۔ بآن ہے اسم کے آخر میں جیسے فیلبان۔ دربان۔ بہرمان۔
 باغبان۔ ساربان۔ ترکی کا حرف محافظت چھی بھی فارسی میں مستعمل ہے مثلاً خراچی۔ سبچلی۔
 ۲۰۔ کلمات معنی رنگ۔ وام۔ فام۔ گوں۔ گونہ۔ ہے اسم کے آخر میں۔
 جیسے سیہ فام۔ میگوں۔ گلگونہ۔

۱۔ فائدہ۔ چند دو قسم کا ہے۔ استفہامیہ۔ خبریہ۔ استفہامیہ عد کے استفہام کے لیے آتا ہے۔ جیسے
 تراشاہو چند است خبریہ مثل چندیں۔ چنداے کہ یعنی کثرت آتا ہے مثل ہا یا ہر بخلاف رائے مرقی
 قدسے چند برتتے۔ چندیں روزگار کجا بودی۔ چنداے ازیں مایچو لیا فروگفت۔ چند کھی تھا د کے
 احوال کے لیے آتا ہے۔ مگر نو کے اندر اس وقت اس کو اسم کنایہ کہتے ہیں ۵۔ من و چند سالوک
 مہر انور دہ بر فہیم قاصد بدیدار مردہ

۲۔ فائدہ۔ کبھی در کے واو کو ساکن اور تابل کو متحرک کر دیتے ہیں۔ جیسے گنجور۔ مزدور۔ رنجور۔

۲۹۔ کلماتِ ظریفیت۔ لآخ۔ زائر۔ سائر۔ ستائ۔ داث۔ کدھ۔ باڑ۔ فند۔ گاڈ۔
اسم کے آخر میں آتے ہیں۔ اُن میں سے اول کے تین فائدہ کثرت کا بھی دیتے ہیں۔
جیسے سنگلاخ۔ گلزار۔ شاخسار۔ کوہسار۔ گلستاں۔ زمستاں۔ نمکداں۔ بُت کدھ۔
زنگبار۔ آوند۔ بارگاہ۔ (آوند اصل میں آب وند تھا)

بہر کلمات تشبیہ۔ چو۔ ہچو۔ ہچیاں۔ ہچیں۔ چانچہ۔ منل۔ انڈ۔ وار۔
آٹا۔ ماٹ۔ آٹ۔ ساٹ۔ واٹ۔ ویٹ۔ وٹ۔ وٹ۔ وٹ۔ آوٹ۔ ہٹے۔ مٹے۔
کلمات تشبیہ ہیں۔ جیسے خواجہ وار شیر آسا۔ بہان۔ آسمان۔ دلیرانہ۔ کعبہ سال۔
برگستواں۔ جو۔ ویٹ۔ ماہ۔ وٹ۔ آوٹ۔ خویشاوند۔ پایہ۔ ودستہ۔
تشبیہ۔ ایک چیز کو دوسرے کے ساتھ مشابہت دینا و مانند کرنا۔ اُس کے
لئے چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ ایک مُشَبَّہ جس کو مشابہت دیتے ہیں۔
دوئم۔ مُشَبَّہ بہ جس کے ساتھ مشابہت دی جاتی ہے۔ سوم۔ وجہ۔ شبہ یعنی وہ
معنی مشترک جس وجہ سے مشابہت دیتے ہیں۔ چارم۔ حرف تشبیہ۔ جیسے
رویش ہچو ماہ است میں رُو۔ شبہ۔ اور ماہ۔ مشبہ بہ ہے۔ اور ہچو حرف تشبیہ اور
اُس کی درخندگی دشن۔ وجہ۔ شبہ۔

۳۱۔ حروف نسبت۔ یُن۔ یث۔ ی۔ یائے معروف۔ گائ۔ آئ۔ نون۔
اٹ۔ شٹ۔ اٹ۔ وٹ۔ حروف نسبت ہیں۔ جیسے سپیں وزیریں۔ دیرینہ ودوشنبہ۔
پچھ ودستہ۔ ترکی وردی۔ دوگال۔ سالانہ وکاشانہ۔ انجمن۔ ایران و
توران۔ جوشن وگلشن۔ مغاک وپوشاک۔ بیبویہ۔

خاتمہ در معانی مصادر و طرق استعمال آنها مثل بر دوں فصل اول در بیان معانی مصادر

تنبیہ جن مصادر کے آخریدن ہے وہ دو طرح پر ہیں۔ اول یہ کہ اس کی اصل وضع میں یدن واقع ہو جیسے پریدن۔ رسیدن۔ خریدن۔ اس کو مصدر اصلی کہتے ہیں۔ دوم یہ کہ مصدر اصلی کے صیغہ امر سے باضافہ یدن بنالیا ہو اس کو مصدر فرعی کہتے ہیں۔ جیسے دوختن کے صیغہ امر۔ دوزیدن۔ آمیختن کے صیغہ امر آمیز سے آمیزیدن وغیرہ۔ جو معنی مصدر اصلی کے ہوتے ہیں وہی فرعی کے۔ اور صیغہ مضارع و امر و نھی و اسم فاعل و صیغہ حالیہ بھی دونوں مصدر وں کے یکساں ہوتے ہیں۔ جیسے دوختن و دوزیدن سے دوز۔ بدوز۔ مدوز۔ دوزندہ۔ دوزال۔ البتہ ماضی مستقبل و اسم مفعول دونوں کے مختلف آتے ہیں۔ جیسے دوختن سے دوخت۔ خواہ دوخت۔ دوختہ۔ اور دوزیدن سے دوزید۔ خواہ دوزید۔ دوزیدہ۔

فائدہ۔ مصدر باعتبار اپنے فعل کے لازمی و متعدی و محروف و مجہول کہلاتا ہے ان کی تعریف آغاز رسالہ میں بیان ہوئی جس وقت چاہیں کہ لازمی کو متعدی یا متعدی کو بیک مفعول کو متعدی بدو مفعول بناویں تو صیغہ امر کے آخر میں انیدن زیادہ کریں جیسے پریدن سے پرانیدن۔ فرمودن سے فرمانیدن۔ دریدن سے درانیدن۔

فائدہ۔ مصدر مجہول اکثر اسم مفعول پر شدن بڑھانے سے بن جاتاہے جیسے گفتہ شدن۔ کشتہ شدن۔ اور کبھی فہود مصدر محروف مجہول کا فائدہ دیتا ہے جیسے ۵ بجاں برو خود ہر کسے گشت نشاد کس از کشتن کس نیاورد یا دہلے کشتہ شدن کس

الف			
مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر
آختر		تلوار کھینچنا	مضارع
آراستن	آراییدن	سوارانا	آرایش
آرامیدن		آرام کرنا. آرام دینا	آرام. آرامش
آرزیدن		لااق ہونا۔ کہنا	آرزو
آزردن	آزاردیدن	آزردہ کرنا	آزاردگی
آزاردن		آزردہ ہونا	آزار
آزمودن	آزماییدن	آزما	آزمایش
استادن		گھرانہ پڑھنا۔ پھڑنا	استادگی
آسودن	آساییدن	آرام پانا۔	آسائش. آسوگی
آشامیدن		پینا	آشام
آشفتن	آشوبیدن	پریشان کرنا پریشان ہونا زرفتہ ہونا	آشوب آشفگی
آغازیدن		شروع ہونا	آغاز
آغوشتن		آوردہ ہونا	مقصد ہے

۱۔ یعنی مضارع و امر و نہی و اسم فاعل نہیں آتے۔

۲۔ آرامیدن اور اس کے مشتقات یہ خفیت الف بھی متصل ہیں یعنی آرامیدن وغیرہ۔

فائدہ۔ باب الالف کے اکثر مصادر بحرف الف بھی متصل ہیں مثلاً نادن۔ فشدن۔

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تویہ
آفتاد		گر پڑنا	آفتاد	افتد	
افراختن	افرازدین	بلند کرنا	افرازش. افراز	افرازد	
افراشتن		بلند کرنا		افرازد	
افروختن	افروزیدن	روشن کرنا	افروزش	افروزد	افروزانیدن
آفریدن		پیدا کرنا	آفرینش	آفریند	
افزودن	افزائیدن	زیادہ ہونا زیادہ کرنا	افزائش. افزود	افزاید	
افسردن		ٹھسڑنا	افسردگی	افسرد	
افشاندن		جھاڑنا	افشان	افشاند	
افشردن		بچھڑنا	افشار	افشارد	افشارانیدن
افکندن		ڈالنا	افکندگی	افکند	
آگندن		بھرننا	آگندگی	متعقب ہے	
آلودن	آلائیدن	آلودہ ہونا آلودہ کرنا	آلائش	آلاید	
آماسیدن		سوخا	آماس	آماسد	
آمدن		آنا	آمد	آید	
آمرزدین		بخشنا	آمرزش	آمرزد	آمرزائیدن
آموختن	آموزیدن	سیکھنا. سکھانا	آموزش	آموزد	آموزانیدن
آمودن	آلایک. آآمدن	بھرننا	آمایش	آامید	

مصدر صلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
آمیختن	آمیزدن	لمنا - ملانا	آمیزش	آمیزد	
آپاشتن	آپاشیدن	پاشنا - طمیر کرنا	آپار	آپارد	
آجامیدن		تمام ہونا	آجام	آجامد	
انداختن	اندازیدن	ڈالنا	انداز - اندازہ	اندازد	
اندوختن	اندوزیدن	جمع کرنا	اندوزش	اندوزد	اندوزانیدن
اندودن	انداسیدن	لینا - ملع کرنا		انداید	
اندیشیدن		سوچنا	اندیشہ	اندیشد	
انگاشتن	انگاریدن	معلوم کرنا	انکار	انکار د	
انگيختن	انگیزیدن	آٹھانا	انگیز - انگیزش	انگیزد	انگیزانیدن
آوردن		لانا	آورد	آورد	
آویختن	آویزدن	لگنا - لگانا	آویزش - آویزو	آویزد	آویزانیدن
آہیختن		لگنا - تلوار کھینچنا		تھقب ہے	
—					
باضن	بازیدن	بارنا - کھیلنا	باضت - بازی	بازد	
باریدن		برسنا - برسانا	بارش - باریدگی	بارد	
بافتن	بافیدن	بننا	بافت	بافد	
<p>۱۵ انباشتن ہائے موصدہ و ہائے فارسی دونوں سے آہا ہے۔</p> <p>۲۵ انگاشتن کو کان فارسی سے پڑنا غلط ہے۔</p>					

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
بالیدن		جسم کو بڑھا۔ زیادہ ہونا	بالش۔ بالیدگی	بالد	
بایستن		چاہنا	بایست	باید	
بخشودن	بخشائیدن	بخشنا	بخشائیش	بخشاید	
بخشیدن		بخشنا	بخشش	بخشد	
بردن		لے جانا	برد	برزد	
برداشتن		بھوننا	برداشت	برداید	برایانیدن
بریدن		کٹنا	برش۔ برید	برزد	
بستن		باندھنا۔ بند کرنا	بندش بندوست	بندو	
بودن		ہونا۔ رہنا	بود۔ باش	باشد۔ بود	
بوسیدن		چومنا	بوسہ	بوسد	
بیختن		چھانا	بیزش	بیزد	بیزانیدن
بوسیدن		سنگھٹنا	بوسے	بوید	بویانیدن
—					
پاشیدن		چھیننا	پاشش	پاشد	
پالودن	پالائیدن	مات کرنا	پالائش	پالاید	
پائیدن		مٹنا	پائیدگی	پاید	
پختن	پزیدن	پکنا۔ پکانا	پخت۔ پز	پزد	
پذیرفتن		قبول کرنا	پذیرائی	پذیرد	

مصدر صلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعویہ
پردازیدن	پردازیدن	کار کرنا مشغول ہونا۔ سوارزنا	پرداخت	پردازد	
پرستیدن		پوجنا	پرستش	پرستد	
پرسیدن		پوچھنا	پرسش	پرسد	
پروردن		بان	پرورش	پرورد	پرورائیدن
پرہیزیدن		پرہیز کرنا	پرہیز	پرہیزد	
پرسیدن		آزنا		پرد	پرائیدن
پز مردن	پز مردن	کھلانا	پز مردگی	پز مرد	
پز ویدن		فکر کرنا	پز ویش	پز وید	
پسندیدن		پسند کرنا	پسند	پسندد	
پنداشتن	پنداریدن	معلوم کرنا	پندار پنداشت	پندارد	
پوسیدن		کھنڈنا کپڑے وغیرہ کا	پوسیدگی	پوسد	
پوشیدن		پہنا۔ چھپانا	پوشش پوشاک	پوشد	پوشائیدن
پوسیدن		دورنا	پوسیہ	پوسد	پوشائیدن
پیشیدن		پیشنا۔ پیشنا	پیش۔ پیشش	پیشد	پیشائیدن
پیراستن	پیرائیدن	سوارزنا	پیرائش	پیراید	
پیمودن	پیامیدن	ناپنا	پیامش	پیامد	
پیوستن	پیوندیدن	لانا۔ ملانا	پیوند	پیوندد	

لے بہرہ منشیع باریدن ہے لے پوسیدن اصل میں باغ ہوا ہے۔ ہائے موجودہ سے پڑھنا نہ چاہیے۔

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طرق تعدیہ
ت					
تاخترن	تاخزیدن	دورنا - دورانا	تاخت - تاز	تاخزد	
تامتن	تاییدن	چکانا - گرم ہونا - بٹنا	تاب - تابش	تاابد	
تراشیدن		کاٹنا - چیلنا	تراش	تراشد	
تراویدن		ٹپکانا	تراوش	تراود	
ترسیدن		دڑنا	ترس	ترسد	ترسانیدن
ترکیدن		شق ہونا		ترکد	
تقبدن		گرم ہونا		تقعد	
تقسیدن		گرم ہونا		تقسد	
تئیدن		تننا	تنش	تند	
توانستن		طاقت رکھنا - ممکن ہونا	توانائی	تواند	
توختن	توزیدن	جمع کرنا	توز	توزد	
ج					
جستن	جویدن	دھونڈنا	جستجو	جوید	جویانیدن
جستن	جیدن	کودنا	جست	جند	جہانیدن
جہبیدن		لہنا	جہبش	جہبند	جہبانیدن
<p>۱۔ تفتن - تافتن کا مختلف ہے۔ ۲۔ تراویدن - ہائے موحہ سے بھی آیا ہے یعنی تراویدن۔</p> <p>۳۔ ترکیبیدن - تافتن سے بھی آتا ہے یعنی ترکیبیدن۔</p>					

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
جوشیدن		اُپنا	جوش. جوشش	جوشد	جوشانیدن
چ					
چربیدن		غالب ہونا	چرب	چربد	
چربیدن		چرنا	چرا۔ چرش	چرد	چرانیدن
چسپیدن		لپٹنا	چسپیدگا۔ چسپ	چسپد	چسپانیدن
چشنیدن		چکنا	چاشنی	چشد	چشانیدن
چکیدن		چکنا	چکش۔ چکیدگی	چکد	چکانیدن
چسیدن		ٹلٹلنا۔ بکنا۔ جھکنا	چم۔ چسیدگی	چمد	چانیدن
چیدن		چٹنا	چین	چیند	
خ					
خاریدن		گھولنا	خارش	خارد	
خاستن	خنیریدن	اٹھنا	خنیر	خنیرد	
خاسیدن		چبانا	خاید	خاید	خایانیدن
خراشیدن		چسینا	خراش	خراشد	
خرامیدن		ٹلٹلنا۔ بکنا۔ جھکنا	خرام۔ خرامش	خرامد	
خروشدیدن		شور کرنا	خروش	خروشد	خروشانیدن
خریدن		مول لینا	خرید	خرد	
خزیدن		گھسنا	خزش	خزد	

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	صاحب مصدر	مضارع	طریق تعوید
خستن		زخمی ہونا۔ زخمی کرنا	خستگی	مقتضب ہے	
خفتن	خسپیدن	سونا	خفت	خسپد	خسپانیدن
خلیدن		چسبنا	خلش	خلد	خلانیدن
خوشیدن		چپ رہنا	خوشی	خوشد	خوشانیدن
خمیدن		بھٹکنا	خم۔ خمیدگی	خمد	خمانیدن
خزیدن		ہڈنا	خزہ۔ خند	خند	خندانیدن
خوابیدن		سونا	خواب	خوابد	خوابانیدن
خواستن	خواہیدن	جاہنا	خواست	خواہد	
خواندن		پڑھنا۔ بُلانا	خواند	خواند	
خوردن		کھانا	خورد۔ خورش	خورد	خورانیدن
خوشیدن		سوکھنا	خور۔ خوراک	خوشد	
خسپیدن		تر ہونا		خسپد	خسپانیدن
د					
دادن		دینا	داد۔ دہش	دہد	دہانیدن
داشتن	داریدن	رکھنا	داشت	دارد	
دانستن		جاننا	دانش۔ دانائی	داند	
درخسپیدن		بھٹکنا	درخش	درخشد	درخشانیدن
۱۲ خاموشیدن زیادات الف بھی آتا ہے ۱۲۰					

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طرق تعیید
درویدن		کاشنا	درود	درود	
دریدن		بهارنا	درش	درد	دوانیدن
دزدیدن		چورانا	دزدی	دزد	
دمیدن		بھونکنا. اوگنا	دم. دیدگی	دمد	دوانیدن
دوختن	دوزیدن	سینا	دوخت. دوز	دوژد	دوزانیدن
دوشیدن		دوہنا	دوشش	دوشد	دوشانیدن
دویدن		دوژنا	دوا دوش	دود	دوانیدن
دپیدن		دکینا	دیدنیش بنیائی	بنید	
ل					
راندن		راکنا		راند	
رلودن	ربانیدن	اوچک لے جانا	رلودگی ربایش	رلاید	
رخشیدن		چکنا	رخش	رخشد	رخشانیدن
رزیدن		رنگنا		رزد	
رستن	رویدن	اوگنا	رویدگی	روید	
رستن	رمیدن	چھوٹنا	رہائی	رہد	رہانیدن
رسیدن		پہونچنا	رسائی. رسید	رسد	رسانیدن
رشتن		کاتنا		مقنب ہے	
رفتن		جانا. چھنا	روشن رہنا	رود	

مصدر صلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طرق تعدیه
رفتَن	رویدَن	جهاز دینا	رُوب	رُوبَد	رُوبانیدن
رمیدن		بھاگنا	رَم - رمیدگی	رَمَد	رمانیدن
رنجیدن		آزرده ہونا	رنج - رنجش	رنجد	رنجانیدن
رنجتن	ریزیدن	گرنہ گرنہ چھٹنا	ریزش	ریزد	
ریسیدن		کاتنا	ریشش	رِید	
ز					
زادَن	زائیدن	جنما	زائیدگی	زاید	
زاریدن		ردنا	زاری - زارش	زارد	
زردَن		مارنا	زد	زند	
زردودَن	زدائیدن	میتل کرنا	زدائش	زداید	
زیستن		جینا	زیست - زندگی	زید	
ژ					
ژوایدَن		پیشانی ہونا - پشیمان ہونا	ژولیدگی	ژولد	
س					
ساختَن		بنانا - مافقت کرنا	ساخت - سازش	سازد	
سائیدن		پینا	سائیدگی	ساید	
سپردَن		سودھنا	سپارش	سپارد	
لفظ سازش سے ہی متعل ہے یعنی سازش۔					

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طرق تعویض
سپوزیدن	سپوزیدن	پسوندنا۔ نکالنا	سپوزش	سپوزد	سپوزانیدن
شانیدن	شانیدن	لینا	شانیش	شانید	
ستانیدن		سرانہا تعریف کرنا	ستایش	ستاید	
ستدن		لینا	ستد	مقتضب ہے	
ستردن		مونڈنا بال کا	ستردگی	سترد	
ستودن	ستایدن	تعریف کرنا	ستایش	ستاید	
ستیزیدن		لڑنا	ستیز ستیزہ	ستیزد	ستیزانیدن
سرودن	سرائیدن	لگانا	سرود	سرائید	
سبرشتن		گوندھنا	سبرشت	سبرشد	
سنریدن		لاٹھ ہونا	سنرا	سنرد	
سفتر بننا		پرونا	سفت	سفتد	
سگالیدن		اندیشہ کرنا	سگالش	سگالد	
سنجیدن		تولنا	سنج۔ سنجش	سنجد	
سوختن	سوزیدن	جلنا۔ جلانا	سوز سوزش۔ سوخت	سوزد	
سودن	سایدن	پینا۔ گھسنا	سایدگی	ساید	
شایستن		لاٹھ ہونا	شایستگی۔ شایست	شاید	

۱۷۰ یہ مصدر ستودن کا مصدر فرعی ہے۔ ۱۷۱ بعض اس کو مقتضب بھی کہتے ہیں۔

مصدر زملی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
شیلیدن		بچوڑا ماسیٹی بجانا		شیلد	شیلانیدن
شتافتن	شتابیدن	دوڑنا	شتاب	شتابد	
شدن		جانا - ہونا	شد	شود	
شستن		دھونا	شست	شود	
شکستن		ٹوٹنا - توڑنا	شکست	شکن	
شکیدن		مہر کرنا	شکبان	شکبد	
شکوختن		شوک کرنا	شکوخ	شکوخت	شکوختانیدن
شگافتن		چٹنا - چیرنا	شگاف	شگافد	
شگفتن		کھٹنا	شگفت	شگفتد	شگفتانیدن
شماردن	شماردن	گننا	شمار	شمارد	
شناختن	شناسیدن	بچانا	شناخت	شناسد	
شفقتن		سُنا		شفقت ہے	
شنیدن		سُنا - سو گھٹنا	شنوائی	شنود	
شوریدن		شوک کرنا - پریشان ہونا	شورش	شورد	
شیفتن		فریفتہ ہونا		شیند	
ط					
طیدن		طرپنا	طپش - طپاک	طپد	طپانیدن

۱۔ خود ہی معنی شنیدن آیا ہے اس کا مضامی دی ہے جو شنیدن کا ہے کہ شنیدن تائے توانائی سے بھی آیا ہے۔

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
طرازیدن		نقش کرنا	طراز طرازش	طرازد	
طلبیدن		طلب کرنا	یہ مصدر مجہول ہے	طلبد	
غ					
غلطیدن		لوٹنا		غلطد	غلطانیدن
غنودن		اُڈگنا	غنودگی	غنود	
ف					
فرستادن		بھیجنا	فرست	فرستد	
فرسودن	فرسائیدن	گھسنا	فرسودگی	فرساید	
فرمودن	فرمائیدن	فرمانا - حکم دینا	فرمائش فرمان	فرماید	فرمائیدن
فروختن	فروشیدن	بیچنا	فروخت	فروشد	
فریفتن	فریبیدن	فریب کھانا فریب دینا	فریب	فریبد	
فہمیدن		سمجھنا	فہم مصدر مجہول ہے	فہمد	فہمائیدن
ک					
کاستن	کامیدن	گھسنا - گھسنا	کامش	کاہد	
کاشتن	کاریدن	بونا	کاشٹکا -	کارو	
کافتن	کاویدن	کھودنا	کاوش	کاود	
کردن		کرنا	کردار	کند	کنانیدن
ی					
یہ فرستادن کا مقابلہ فریب غلط ہے۔ ۱۲۰ نمبر					

مصدر صلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعویبه
کشاد. کشود		کشان. کھون	کشایش. کشود	کشاید	کشانیدن
کشتن		بونا	کشت		
کشتن		ماروان	کشش	کشد	
کشیدن		کینچنا	کشش	کشد	
کفیدن		پیشا	کفیدگی	کهد	
کندن		کودنا	کند	کند	
کندیدن		کودنا	کندد	کندد	کندانیدن
کوشیدن		کوشش کرنا	کوشش	کوشد	
کوفتن	کوبیدن	کوشا	کوفت	کوبد	کوبانیدن
گ					
گذاختن	گذاویدن	گچلانا. گچلانا	گذازد. گذاش	گذازد	
گذاشتن	گذازیدن	جھوڑنا	گذاشت. گزار گذاش	گذازد	
گذشتن		گذرنا	گذشت. گذر	گذرد	گذرانیدن
گرایدن		خواهش کرنا	گرایش	گراید	
گرفتن		لینا - پڑنا	گرفت. گیر	گیرد	
گریویدن		رغبت کرنا	گریویدگی	گردد	
گرختن		جھاگنا	گرید	گریزد	
گریبیدن		رودنا	گریب	گریبد	

مصدر صہلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	ظرفی تعیہ
گزاردن		ادا کرنا	گزارش	گزارد	
گزائیدن		کاٹ کھانا		گزاید	
گزیدن		کاٹ کھانا	گزید - گزش	گزد	گزائیدن
گزیدن		قبول کرنا	گزینش	گزیند	
گساردن	گساریدن	چھوڑنا - کھانا		گسارد	
گستر دن		بجھانا		گسترد	گسترانیدن
گستن		ٹوٹنا - ٹوڑنا		گسلد	
گشتن	گردیدن	بھڑنا - ہونا	گشت - گردش	گردو	گردانیدن
گفتن		کہنا	گفت - گفتار گفتگو	گوید	
گماشتن	گماردن	مقرر کرنا	گماشت	گمارد	
گنجیدن		سمانا	گنجایش	گنجد	
گواریدن		ہضم ہونا	گوارش - گوار	گوارد	
ل					
لاfidن		فضل لینا	لان	لاfid	
لرزیدن		کاہنا	لرزش - لرزہ	لرزو	لرزائیدن
لغزیدن		بھسلنا	لغزش - لغز	لغزو	لغزانیدن
لیسیدن		چاٹنا	لیسس	لیدد	لیسانیدن
لکھنے میں گستن آتا ہے اور گستن سے لکھ لافیدن ہائے متعدی سے بھی آیا ہے یعنی لا بید جس سے لا بھل ہے بھی ہوتا ہے					

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
م					
مالیدن		منا	مالش	مالد	
ماندن		منابہ ہونا۔ رہنا	ماندگی۔ ماند	ماند	
مانستن		منابہ ہونا	مانائی	ماند	
مردن		مرنا	مرگ	میرد	
مکیدن		چوستا	مکیدگی	مکد	مکانیدن
ن					
نازیدن		فروزنا۔ ناز کرنا	ناز۔ نازش	نازد	
نالیدن		رونا	نالہ۔ نالش	نالہ	
نشستن		بٹینا	نشست	نشیند	نشانیدن
نکومیدن		بُراکنا	نکوہش	نکوہد	
نگارفتن	نگاریدن	کھنا	نگارش۔ نگار	نگارو	
نگریستن	نگریدن	دکینا	نگرانہ	نگرد	
نمودن	نمائیدن	کرنا۔ دکینا۔ دکھا	نمود۔ نمائش	نماید	
نواختن	نوازیدن	سنوارنا۔ سبانا	نوازش۔ نواخت	نوازد	
نوشتن	نوردیدن	لپٹنا۔ لپٹنا	نورد	نوردو	
نوشتن		کھنا	نوشت	نوسید	نویسانیدن
۱۵ نوشتن بمعنی کھنا یا کئے موجود ہے بھی آیا ہے۔ منہ					

مصدر صلی	مصدر فرعی	معنی	اصل مصدر	مضارع	طریق تخریج
نوشتیدن		پنا	نوش	نوشد	نوشتانیدن
ہنادن		رکنا	ہناد	ہند	
ہفتن		چینا۔ چپانا		مقتضب ہے	
نیوشتیدن		نسنا	نیوش	نیوشد	

و

واخیدن		موسکنا		واخذ	
ورزیدن		اختیار کرنا	ورزش	ورزد	
ورغلانیدن		برگشتہ کرنا		ورغلاند	
ورپیدن		ہوا کا چلنا	ورزش	ورزد	

ہ

ہراسیدن		ڈرنا	ہراس	ہراسد	ہراسانیدن
ہشتن	بلیدن	چھوڑنا		پلہ	

ی

یارستن		ملات رکھنا۔ سکنا	یارائی	یارزد	
یافتن	یابیدن	پانا	یافت	یابد	

فصل دوم در طرق استعمال مصادر

وضع ہو کہ فارسی مصادر کو بانواع مختلفہ استعمال کرتے ہیں کہیں لفظ در۔ بر۔ قرار۔

نہ۔ باز وغیرہ زیادہ کر نیسے اقد کسی لفظ دست و چشم و ستر یا اور الفاظ کی مصاحبت سے معنی رنگ برنگ پیدا ہوتے ہیں کہ حصر ان کا اس مختصر رسالے میں ممکن نہیں ہے مگر اس جگہ چند مصادر کے طرق استعمال جو نہایت مشہور و رائج ہیں بیان کیے جاتے ہیں تاکہ طلباء کو اس باب میں بصیرت حاصل ہو اور محض لاعلمی نہ رہے۔ ومن اللہ التوفیق۔

ارزیدن۔ لائق ہونا۔ بکنا۔ سعدی ۵ نیر زنجیل آں کہ نامش بری و گر زنگارش کند چاکری و توجہ لان می زنی بھیج نمی ارزی۔ نرید بہ جو سے نمی ازرد استاد۔ کھڑا ہونا۔ یہ مصدر استادن بہ اشباع کسر و بھی آتا ہے۔ باز استادن کسی کام سے لوٹ آنا۔ کسی کام سے پرہیز کرنا۔ فائدہ۔ اشباع حرکت کا اس قدر کھینچنا کہ فتح سے الف کسرہ سے یا اور منتم سے واو پیدا ہو جاوے۔ حبیبہ آچار۔ استادن۔ اوقادان۔

آشفتن۔ پریشان ہونا۔ پریشان کرنا۔ برآشفتن۔ غصہ ہونا۔ سعدی ۵ نہنشتہ برآشف و گفت اے جوان و ز حد رفت جورت برین بے زباں و افتادان۔ گر پڑنا۔ عاجز ہونا۔ بر افتادان۔ دور ہونا۔ نالود ہونا۔ در افتادان بحث کرنا کسی کے ساتھ کسی معاملے میں۔ باہم جنگ و خصومت کرنا۔ خواجہ شیراز عباد و کشاں ہر کہ در افتاد بر افتاد و بدست افتادان۔ حاصل ہونا۔ در پیر پائے کسے افتادان۔ عاجزی و اسحاق کرنا۔ در پوستان کسے افتادان عیب بیان کرنا۔ سعدی ۵ دگر بار مسایان خلوت نشیں و بہ غیش فتادند در پوستان و

۵ یہ مصدر با اشباع منہ الف یعنی اوقادان بھی آتا ہے۔

افسردن۔ کھلانا پھول کا۔ سرد و بخ ہونا بجھا لگ و چراغ وغیرہ کا مثلاً آتش
 افسردہ۔ تنور افسردہ۔ چراغ افسردہ۔ ع دل تیرہ بچو افسردہ چراغ، افسردن شب
 کم ہونا شب کا۔ افسردن بازار کا سدوبے رونق ہونا بازار کا۔ ع زدم شان افسردہ
 بازار شعر، افسردن دل۔ سرد ہونا دل کا۔ افسردہ دل بمعنی پژمرده دل سخت دل
 و بے محبت ۵ در مجلس خود را مدہ بچو منے را ۱ افسردہ دل افسردہ کند بچنے را ۱
 افشاندن۔ بجا کرنا مثلاً گرد افشاندن۔ زرافشاندن۔ تار کرنا۔ خیرات کرنا۔
 ۵ بفرمود گنجینه گوهرش ۱ فشانندن در پاس وزیر پش ۱ دست افشاندن و
 آستین افشاندن۔ رقص کرنا۔ رد کرنا۔ لوٹ کا حکم دینا۔ بچشتا۔
 افسردن۔ بخورنا کسی پھول یا پتلے یا پتے کا بمصطوبہ کرنا قدم کا زمین میں گرونا
 دانت وغیرہ کا۔ نظامی ۵ بسر بردن خیم چوں پے فشد ۱ بسر بردنیے کہ بر سر بُرد
 آمدن۔ آنا۔ برآمدن۔ باہر نکلنا۔ اُٹھنا۔ غالب ہونا۔ بلندی پر چڑھنا۔ معنی
 اول و دوم کا متعلق و صلہ از کے ساتھ آتا ہے۔ اور معنی سوم کا بلفظ آ و معنی چہارم کا
 بہ بآئے اٹھنا و لفظ تبر۔ جیسے زید از خانہ برآمد۔ آفتاب از افق برآمد سعدی ۵ سر
 پر طبع بر نیاید ز دوش ۱ ۵ کس از چوں تو دشمن ندارد غمے ۱ کہ باکو دکان بر نیالی سنے ۱
 جامی ۵ بام بر آ و جلوہ دہ ماہ تمام خویش را ۱ مطلع آفتاب کن گوشہ بام خویش را ۱
 بر آمدن زمان۔ گذرنا زمانے کا۔ سعدی ۵ بے تیرودی ماہ و اردی بہشت ۱ بر آید کہ
 ما خاک و شیم و غشت ۱ بر آمدن امید۔ پورا ہونا آرزو کا۔ سعدی ۵ امید بستم بر آمد و لے
 چہ فائدہ ز آنکہ ۱ امید نیست کہ عمرے گذشتہ باز آید ۱ ہم بر آمدن غفہ ہونا اور بخید ہونا
 ۱ معنی چہارم کی مثال ہے اور اس میں اول مصرعے لفظ تبر محمدون ہے ۱۲۔ منہ

فقیرہ نیت جو اس سخن بشنید ہم پر آمد۔ در آمدن۔ داخل ہونا فقرہ ناگاہ سوائے اسے از در درآمد۔ از یاد درآمد۔ عاجز ہونا سعدی سے نترس دانا کہ بر افتادگان بخشاید کہ گز پائے در آید کش نگیر دوست + باز آمدن و درآمد۔ لوٹ آنا۔ واپس آنا فقرہ چوں از زیارت مکہ باز آمدم دو منزل منتظر استقبال کرد۔ فراز آمدن و فرا آمدن۔ نزدیک آنا و ظاہر ہونا۔ سعدی سے زیباش و حشمت فراز آمدے + نہ رفتے بکارے کہ باز آمدے + فرو درآمدن۔ اترنا سواری سے یا اور کسی بلند جگہ سے جیسے زید از اسب فرو درآمد سعدی سے ہنر لگہ حاتم آمد فرو + بر آسود چوں تشنہ بر زندہ رو + بسر آمدن و سر آمدن و بر سر آمدن ختم ہونا۔ سعدی سے یکے را اجل بر سر آورد چیش + سر آمد بر در کاران عیش + و نیز سر آمدن۔ بمعنی سرگروہ ہونا وغالب آنا۔ سعدی سے سر آمد بتائید ملک از سراں + نہ اند سر بر خطش سرورال + سر آمد بمعنی ہتھ و مٹانہ و سر دار + بدست آمدن۔ چال ہونا۔ بجاں آمدن۔ تنگ ہونا۔ ناخوش ہونا۔ سعدی سے کہ در ماندہ ام دستگیر اے صتم + بجاں آمدم رحم کن بر تنم + پاسبنگ آمدن۔ ٹھوکر کھانا۔ کوئی بلا و مصیبت پیش آنا۔ انداختن۔ ڈالنا۔ بھینکنا۔ ضائع کرنا۔ بر انداختن۔ اکھاڑنا و درخت وغیرہ کا اٹھانا کسی چیز کا۔ سعدی سے سپر و درختے کہ بار آورد + بر انداز بیچے کہ خارا آورد + نظامی سے حجاب سیاست بر انداختند + نہ بیگانگان مجبور برداختند + طرح انداختن کسی چیز کی بنا کرنا یا بنیاد ڈالنا نظامی سے طرح مہارات دل انداختند + شک سرشتند و گل انداختند + سپر انداختن و سپر انگندن۔ عاجز ہونا۔ عاجزی اختیار کرنا۔ سعدی سے نہ ہر جاے مرکب تو ال تاخفن + کہ جاہا سپر باید انداختن + آوردن۔ لانا۔ بر آوردن۔ بھانا۔ اٹھانا۔ بلند کرنا۔ سعدی سے بیتا بر آرم

دستے زدن کہ نتوان بر آورد فر داز گل + در آوردن۔ داخل کرنا۔ سر برد آوردن۔
 سر اٹھانا۔ سعدی سے یکے سر برد آرزو گریبان غم + آرام دل با جوانان محبم سر آوردن
 و بسر آوردن۔ ختم کرنا۔ نفسی زخم آسودہ و عمرے بسر آرم غم موجود و پریشانی معدوم
 ندارم + گرد برد آوردن۔ ہلاک کرنا۔ سعدی سے نہ ستم چو پایان روزی بخورد و شقا دار نہ آتش
 برد آورد گردد + از پا و آمان۔ عاجز کرنا۔ سعدی سے کسے را کہ پیری در آرد ز پائے +
 چو دستش نگیرد نہ خیزد ز جاے + فرود آوردن۔ اتارنا۔ سواری یا کوٹھے وغیرہ سے۔
 جیسے زید را انداز پ فرود آوردم۔ بدست آوردن۔ حاصل کرنا۔ سعدی سے بدست
 آوردن دنیا ہنر نیست + یکے را اگر توانی دل بدست آرد +

برودن لے جانا۔ لینا۔ جیتنا۔ مقابل باختن معنی ہارنا۔ جیسے زید باخت و عمر و برد۔
 دست بردون۔ غلبہ کرنا۔ غالب آنا۔ بسر بردون۔ ختم کرنا۔ سعدی سے واں دگر بخت
 ہچنین ہوسے + ویں عمارت بسر نہر کسے + آبر و بردون۔ آبر و زائل کرنا۔ سعدی
 سے بشب گر بر دے بشخنہ سوز + گنہ آبر ویش نہر دے بر روز + گرد بردون۔ سبقت
 لے جانا۔ سعدی سے چو ثعبان ش آلودہ دندان بزہر + گرد و بردہ از زشت رویاں شہر +
 لقمہ فر و بردون۔ یعنی بلع کرنا۔ یعنی نگلنا۔

بریدن کاٹنا چاقو و تلوار وغیرہ کا۔ جیسے این کار د خوب می برد۔ کاٹنا گرہ کا۔ جیسے
 کیسے بر در گرہ کٹ) اور قطع کرنا کپڑے کا۔ اور قطع کرنا محبت و دوستی کا۔ اور توڑنا عہد و پیمان
 کا۔ سعدی سے جدائی ز احباب کردن خطاست + بریدن زیاران خلاف و فاست +
 بستن۔ باندھنا و بند کرنا گرہ و دروازہ وغیرہ کا۔ جیسے در بستن و گرہ بستن۔
 جوڑنا و اصلاح کرنا۔ جیسے دست شکستہ بستن و رخہ بستن۔ آمادہ ہونا کسی کام پر

جیسے میاں بستن و کمر بستن۔ بر بستن۔ حاصل کرنا۔ فائدہ اٹھانا۔ سعدی ۵۔ برد جان یا!
در انطلاس چہی کہ نتوانی از خلق بر بست چہی و نیز بر بستن معنی اہتمام دادن بصورت
بستن۔ حاصل ہونا۔ سعدی ۵ کہ یک لحظہ صورت نہ بند اماں ۶ چو بچانہ پرخند بدور
زماں ۶ کا ر بستن۔ عمل کرنا۔ سعدی ۵ سخا ہم دریں نوع گفتن بسے ۶ کہ حرفے بس
ار کار بند و کسے ۶ بار بستن۔ سفر کرنا ۶

پختن۔ پکنا میوے کا۔ اور پکانا کھانے کا۔ لازمی اور مستعدی دونوں آیا ہے
جیسے میوہ پختہ پختہ مغز و طعام پختہ۔ اور خیالات و تصورات ہیودہ کرنا جیسے چ خیال
خام پختی۔ سعدی ۵ ہر آں کہ تخم بدی کشت و چشم نکمی داشت۔ دغ ہیودہ
پخت و خیال باطل است ۶

پرسیدن۔ پوچھنا حال کا۔ بیمار را پرسیدن۔ بیمار کی عیادت کرنا۔ اور معنی
تعزیت کے بھی آیا ہے ع چون بزم پریش پروانہ و بلبل کنید ۶
پرداختن۔ بنانا۔ سعدی ۵ دو صد ہرہ در یک دگر ساخت ۶ کہ گل ہرہ چوں تو
پرداخت ۶ مشغول ہونا۔ مشغول ہونا۔ فارغ ہونا۔ خالی کرنا۔ معنی سوم و چارم و پنجم کا
متعلق انکے ساتھ آتا ہے۔ فردوسی ۵ ازاں بدکش دیودے زیں ۶ سپرد از و پر دختہ
کن دل زکیں ۶ نظامی ۵ میزبان چوں زکار خود پرداخت ۶ بیش از اندازہ پیشکش
ساخت ۶ سعدی ۵ تو انکے دل پرداختن ۶ کہ دانی کہ بے او تو ان ساختن ۶
پوشیدن۔ پہننا کپڑے کا۔ اس معنی میں لازمی و مستعدی دونوں آیا ہے۔ اور چھپانا بھید یا نہ
وغیرہ کا۔ اس معنی میں مستعدی ہے جب اس کو لازمی کریں گے تو پوشیدہ شدن استعمال
کریں گے چشم پوشیدن۔ اغاص و تغافل کرنا۔ در پوشیدن۔ بند کرنا در کا۔

پہچیدین - پھیرنا پنجہ وغیرہ کا ع سر پنجہ ناتواں بپہچ ۴ پیچ ۵ تاب کھانا وغضہ کرنا
جیسے زید عبت بن می پچید - بر خود پچیدین بھی اسی معنی میں مستعمل ہے ۵ بر خود
گفت این حکایت کسے ۴ بر پچید از اندیشہ بر خود پسے ۴ سر پچیدین و گردن پچیدین
کسی کام سے انکار کرنا - و سر کشی کرنا - اس کا متعلق وصلہ از کے ساتھ آتا ہے -
نظامی ع سر از ہو پچید و گوش از سماع ۴ سعدی ۵ تو ہم گردن از حکم داور
پہچ ۴ کہ گردن نہ پچید ز حکم تو پہچ ۴ براگشت پچیدین - مشہور کرنا - یاد رکھنا ۵
نیک عیب اور براگشت پہچ ۴ جہانے فضیلت بر آور پہچ ۴

تافتن و تاپیدن - بنائرتی و ناگے وغیرہ کا - پھیرنا پنجہ وغیرہ کا فقرہ سیاق
گیسواں تباقت - زید پنجہ عمر تباقت - روا از من متاب - گرم ہونا - گرم کرنا - چکنا
و روشن ہونا - سعدی ۵ کسے دید صحرائے عشر بخواب ۴ من تفتہ رنے زمین آفتاب
تنور شکم و مہدم تافتن ۴ مصیبت بود روزنایافتن ۵ بالائے سرش ز ہوشمندی ۴
می تافت ستارہ بلندی ۴ بر تافتن پھیرنا و اٹھانا و قبول کرنا - ناصری ۵ رنگ
عشرت برئی تا بد دل آزرده ام ۴ سنگسار خندہ کیکم دریں کسار ۴ ہا ہا سرتافتن - اعراض
کرنا و انکار کرنا - اس کا متعلق وصلہ از کے ساتھ آتا ہے - سعدی ۵ عزیزے کہ ہرگز
درش سرتباقت ۴ ہر در کہ شد پہچ عزت یافت ع متاب اے پارسا رواز گنہگار ۴
غنا تافتن - اعراض کرنا - اس کا وصلہ از کے ساتھ آتا ہے - نظامی ۵ نشاید
ترا جز تو بافتن ۴ غناں باید از ہر درے تافتن ۴

جستن - کوڑنا بھل جانا کسی چیز کا کسی جگہ سے - مثلاً اچم نہ رامی جہد - تیر از کمان
بر جست - سعدی ۵ گو مرغ دولت ز قیدم بخت ۴ ہنوزش سر رشتہ داری پرست ۴

وزیر جستن یعنی پھر کنا اعضا کا مثلاً چشم می جہد۔

جوشیدن۔ اَلْبَنّا۔ جیسے آب جوشیدن و خون جوشیدن و دیگر جوشیدن و آب جوش بھی مستعمل ہے۔ روغن جوش بکن نہیں کہتے۔ بلکہ روغن داغ بکن کہتے ہیں اور جس برتن میں روغن داغ کرتے ہیں اس کو بھی روغن داغ کہتے ہیں۔ اور جوشیدن بمعنی محبت و دوستی کرنے کے بھی آتا ہے۔

چمیدن۔ ٹھلنا۔ سیر و تفریح کے لیے ہی گفت و در و مصلحتی چمیدن کراں خار بر من چہ گلہا دمید + کھیت و ڈال وغیرہ کا ہوا سے بچکنا و ٹھکنا ہے جو باد صبا بر گلستاں زدہ چمیدن درخت جواں را سزد +

چمیدن۔ چمنا۔ برچیدن و باز چیدن۔ اٹھانا۔ دوڑ کرنا۔ حافظہ بزرگان سیر کردی ہزاراں رخنہ در دیم + بیا کر چشم بیمار ت ہزاراں درد چنیم + حافظ ع عفا شکار کس نشود دام باز چیں + دانہ چیدن و سفرہ چیدن۔ بمعنی گستر دن۔

خاستن و برخاستن۔ کھڑا ہونا۔ کسی مقام سے چلا جانا۔ دور ہونا کسی چیز کا جیسے ع گرد اغیار از میاں برخاست + فقرہ تافتنہ فروشت و نزاع برخاست۔

خرا میدن۔ ٹھلنا سیر و تفریح کے لیے۔ کھیت و ڈال وغیرہ کا بچکنا و ٹھکنا ہے زرع را چون رسید وقت زدہ خرا مید چناں کہ سبرہ نو +

خوردن۔ کھانا۔ پینا۔ پانی یا شراب وغیرہ کا ع اے حکم شرع آب خوردن حکما بر خوردن۔ منتفع ہونا و کامیاب ہونا کسی چیز سے۔ در خوردن و بر خوردن۔ و دا خوردن و باز خوردن۔ چلوں بمعنی ملاقی ہونا و رو برو ہونا۔ جان تازہ می شود ز لب روح پرورت + ہر کس کہ بر خورد تبوا از عمر بر خورد +

۵ از تو تا در نیم از ما دوری گرد حیات + با تو چوں بری خوریم از زندگی بری خوریم +
 فرو خوردن - غصہ کا تحمل کرنا - اور کسی کی بات برداشت کرنا - سعدی ع فرو خورد
 شیخ ایں حدیث اذکرم + ع - فرو خورد خشم سخناے سر د + چشم خوردن - نظر بد لگنا -
 و چشم خوردن جس سے دیکھنا و نظر بد لگانا - بگوش خوردن - سنا - مثلاً تا خبر
 رقت بگوش خوردہ است صبر از من بردہ است +

دادن - دینا کسی چیز کا - چنانچہ زردادن و مال دادن و ساغر دادن و مل
 دادن - آب دادن - پانی پلانا جانوروں کو ع گئے ناتواں را دے آب داد + اور
 سینچنا کھیت وغیرہ کا - اور تیز کرنا چھری و تلوار وغیرہ کا اور رونق دینا - دست دادن
 و دست ہم دادن - حاصل ہونا - از دست دادن - ضائع و تلفت کرنا - باز دادن
 و وادادن - پھیرنا و کھولنا ع - تواں باز دادن رہ ترہ دیو + سر دادن چھوڑنا
 بندوبست و قوپ وغیرہ کا - اور رہا کرنا جانوروں کا - بر باد دادن - نیست و نابود کرنا
 پریشان کرنا - آتش دادن - ترک کرنا - اور کسی کو غضب میں لانا -

داشتن - رکھنا - اٹھانا - جب اُس کا متعلق وصلہ آز کے ساتھ آوے ۵
 فدائی ندارد مقصود جنگ + دگر بر سرش تیر بار ندونگ + پائے داشتن و برائے داشتن
 بمعنی قائم رکھنا ع فرو گفت انصاف رہائے دار + برداشتن - اٹھانا - مقابل گذاشتن
 و بلند کرنا - جیسے علم برداشتن بمعنی پذیرفتن (قبول کرنا) چشم داشتن - امید رکھنا -
 چشم داشت - توقع و امید چشم براہ داشتن - انتظار کرنا - گوش داشتن و گوش فرا داشتن
 ہر دو بمعنی کان لگانا و متوجہ ہونا - ۵ من دار گفت اے جواں مرد گوش +
 کہ دامنم جواں مرد اپر دم پوش + سر چیزے داشتن - اُس چیز کی خواہش کرنا -

دیمیدن۔ طلوع ہونا صبح کا۔ اگنا۔ پھوگنا۔ مثال ہر سہ سعدی ۵ نزدیک مرہ
 باجواناں مجید ۶ چو بر عارض صبح پیری دیمید ۵ بہ سبزہ کجا تازہ گرد و دلم
 کہ سبزہ بخوابد دیمید از گلم ۶ اہلی خیرازی ۵ ساتی ازاں بادہ منصور دم ۶
 در رگ و در ریشہ من صور دم ۶

دوختن۔ سینا۔ چشم دوختن و دیدہ بردوختن۔ امید نہ رکھنا۔ اغماض و
 تغافل کرنا غر دمنند از و دیدہ بردوختہ ۶

دیدن۔ دیکھنا آنکہ سے یا معلوم کرنا دل سے۔ وادیدن۔ غور سے دیکھنا۔
 وادید و باز دید کسی کی ملاقات بعد اس کی ملاقات کے بچشم خود دیدن۔ تاکید
 ہے دیکھنے کی۔ سعدی ۵ بچشم خویش دیدم در بیا باں ۶ کہ آہستہ سبق پرواز شاہاں
 راندن۔ ہانکنا چوپایہ وغیرہ کا۔ مثلاً لگس راندن۔ کبھی انسان کے لیے
 بھی آتا ہے۔ مثلاً در مدرجہ ارشدتن رانی راند۔ اور بعضی دور کرنے کے بھی
 مستعمل ہے ۵ توقع بر اندز ہر مجلس ۶ براں از خودش تا نراند کست ۶
 ملک راندن۔ حکومت و سلطنت کرنا۔

رسیدن۔ پہنچنا۔ فرار رسیدن۔ فراز رسیدن۔ نزدیک پہنچنا۔ بسر رسیدن
 آخر ہونا ۵ تیغ کشیدہ بر سرم آں سیمبر رسید ۶ گفتم کہ چیت گفت کہ عورت
 بسر رسید ۶ چشم رسیدن۔ نظر بد لگنا۔

رفتن۔ جانا۔ فرار رفتن۔ نزدیک جانا ۵ جو انے فرارفت کا ہے میر مرد ۶
 فرورفتن۔ معدوم و نیست ہونا۔ مر جانا۔ ڈوب جانا۔ فروفت ہم را کجے نازنین ۶

در خود فرو رفتن یا شدن - حیران و سراسیمہ ہونا - ڈر آہن چٹاں گم شد آں
جنگ جو کہ در خود رو دکوہ آہن فرو بہ بر باد رفتن - نیست و نابود ہونا پریشان
ہونا - آب رفتن - بے عزت ہونا -

رخین - گرنا - گرانا پانی وغیرہ کا - خون رخن - قتل کرنا - رنگ رخن - زائل
و مستعیر ہونا رنگ کا - اور اس کا زائل کرنا - کہ حالش بگردید و رنگش برخت
زہیت بہ پیو لہ در گریخت - آب رخن و آبر و رخن - بے عزت کرنا - نیز
خدا آبروے کسے کہ ریزد گنہ آب چشمش بسے کہتے ہیں کہ سرتلیان آتش
بریز - یعنی چلم پر آگ رکھ -

زردن - یہ مصدر بہت معنوں میں مستعمل ہے - بمعنی خوردن و نوشیدن - جیسے
نقمہ زردن - کباب زردن - شراب زردن - ساغر زردن - بمعنی نگاشتن چوں خطا زدن
و رقم زدن و بمعنی نمودن - چوں عشق زدن - بخصاب زدن - فریاد زدن - شانہ زدن
و بمعنی داشتن - چوں چشم بر راہ زدن - بمعنی برداشتن - مثلاً دامن بر زدن - آستین
بر زدن - و بمعنی اگھندن - جیسے چین بر پیشانی زدن - و بمعنی دادن - چوں بوسہ
زدن - و بمعنی نارتیدن - (لوٹنا) چوں راہ زدن - قافلہ زدن - کارواں زدن
و بمعنی درو زدن (کاٹنا) چوں شاخ زدن - نات زدن - و بمعنی بر آوردن -
دکانام چوں آبلہ زدن - و بمعنی بستن - چوں شیرازہ زدن - طرہ زدن -
سایاں زدن - پردہ زدن - و بمعنی کشیدن - چوں قلم زدن - عمارتی زدن -
برسیخ زدن - و بمعنی نواختن - چوں طبل زدن - دت زدن - و بمعنی گفتن -

چوں سخن زدن۔ آفریں زدن۔ مثل زدن۔ حرف زدن۔ دم زدن۔ بمعنی گستر^{۱۲} زدن۔
چوں تخت زدن۔ زانو زدن۔ بمعنی کشادن۔ چوں رگ زدن۔ فال زدن۔ بمعنی
برپا کردن۔ (کھڑا کرنا) چوں خیمہ زدن و علم زدن۔ بمعنی ساختن چوں خشت
زدن۔ سنز^{۱۳} زدن۔ واقع ہونا و ظاہر ہونا۔ سراپا زدن۔ انکار کرنا و اعراض کرنا۔
ٹھوکر مارنا۔ چٹمک زدن۔ آنکھ مارنا۔ چشم زدن و چشم برہم زدن۔ پلک مارنا۔
سرواز^{۱۴} زدن۔ انکار کرنا۔ تن زدن۔ راضی ہونا۔ آتش زدن۔ ترک کرنا۔ اوری کو
عقب میں لانا اور بقیار کرنا۔

شدن۔ ہونا۔ جانا۔ مثال دوم۔ سعدی ع بہ تنہا ندان شدن طفل خرد^{۱۵} +
بر شدن۔ اوپر جانا۔ ۵ بنودے بجر آہ میوہ زنے + اگر بر شدے دودے از روزنے^{۱۶} +
باز شدن و وا شدن کھلنا دریاگرہ یا پردہ وغیرہ کا۔ غنچہ و دل باز شدن۔
اُس کا کھلنا۔ و نیز باز شدن۔ کوٹنلے۔ باز شد از عراق خرم و شادہ فراشدن۔
آگے جانا۔ سعدی ۵ فرا شو چو بینی در صلح بازہ کہ ناگہ در تو بہ گرد و فرازہ +
فرو شدن بمعنی فرو رفتن یعنی نیست ہونا۔ جیسے دریں م خاک فرو شد۔ بدست شدن۔
حاصل ہونا۔ سعدی ۵ در جہاں دوستے بدست نہ شدہ کہ از دور دلم شکست نشدہ +
بسر شدن۔ آخر ہونا۔ سعدی ۵ دریں امید بسر شد دینغ عمر غریزہ کہ انچہ در دلم
است از درم فراز آید + بر طرن شدن۔ دور ہونا۔

شکستن۔ توڑنا اور ٹوٹ جانا۔ جیسے دل شکستن و بال و پر شکستن۔
نان شکستن۔ خامہ شکستن۔ سعدی ۵ شکستہ قدح گر بہ بند حبست +
نیاور دخواہد بہاے در مست + بمعنی خم و تاب دادن جیسے زلف شکستن۔ و

نامہ شکستن و بمعنی دور کردن۔ جیسے ہنار شکستن و خوار شکستن ہنر شکستن بمعنی بخیر ہونا۔ مثلاً فلا نے ازیں سخن بر شکست۔ اور کنارہ کرنا و اعراض کرنا۔ یکے فتنہ دید از طرف بر شکست۔ یکے در میان آمد و بر شکست۔ عنان بر شکستن۔ اعراض کرنا۔ مجلس بر شکستن۔ متفرق ہونا۔ محبت کرنا۔

فائدہ شکستن و گستن و گستن مراد ہیں۔ مگر اول اشیائے ثقیل و درشت کے توڑنے میں مستعمل ہے۔ اور دوم و سوم۔ اشیائے سبک و نرم کے توڑنے میں مثلاً تار شکستن۔ و رسیان گستن و لفظ عدد و بیان شکستن و گستن و گستن میں مستعمل ہے۔ شنیدن۔ قبول کرنا۔ مثال ہر دو۔ سعدی شنیدم کہ شنید و خوش بر خیت۔ ز فرمان داد کہ داند گر خیت۔ اور سو گھنا سعدی۔ ز مصرش بوسہ پیرا شنیدی۔ چہ را در چاہ کنگایش ندیدی۔ بگوش شنیدن۔ تاکید ہے سننے کی۔

کردن کرنا۔ بر کردن۔ بلند کرنا۔ اٹھانا۔ سعدی۔ ازاں تیرہ دل مرد صافی دروں۔ قفا خورد و سر بر نکرد از سکوں۔ شب از زنگش قطرہ چند چکید سحر دیدہ بر کرد و دنیا بدید۔ بر کردن پہننا۔ پہنا نا کپڑے و زرہ وغیرہ کا معانقہ کرنا۔ باز کردن و وا کردن۔ جبا کرنا و کھولنا کسی چیز کا۔ مثلاً دریا گرہ باز بخیر وغیرہ سعدی۔ سبک طوق و زنجیر از و باز کرد۔ چپ و راست پوچیدن آغاز کرد۔ در فرار کردن۔ در کا بند کرنا و کھولنا۔ بروے من این در کسے کرد باز۔ کہ کردی تو بر روے او در فراز۔ گوش کردن خیال کرنا۔ سعدی۔ بچنگ آرو باد دیگران نوش کن۔ نہ بر فضلہ دیگران گوش کن۔ بدست کردن۔ حاصل کرنا۔

سلا فراز بمعنی بند و کشادہ دونوں تار ہے۔ لغات اشد اسے ہے ۱۲ منہ

حدی ۵ طیب راہ نشین نفع عشق نشا سدہ برو بدست کن اے مردہ دل مسیح دے
سر کردن شرف کرنا کستی چیز کا انجام کو پہونچانا و کامل کرنا۔ چھوڑنا بند وق وغیرہ
کا کار کردن۔ اثر کرنا۔ سعدی ۵ نہ گفت اندر و کار کردے نہ چوب ۱ برباد کردن
نہست و نابود کرنا۔ پریشان کرنا۔

کشتن۔ مار ڈالنا۔ بچھانا آگ و چراغ وغیرہ کا۔ سعدی ۵ جہاں سوز را
گشتہ بہتر چراغ ۱ یکے بہ در آتش کہ خلقے بدل غ ۱

کشیدن۔ کھینچنا۔ بر کشیدن۔ کھینچنا۔ دوڑ کرنا۔ نکالنا۔ بلند کرنا۔ کستی کا مرتبہ
و مرتبہ زیادہ کرنا۔ جیسے شمشیر از نیام بر کشید۔ آہ از دل بر کشید۔ نظامی ۵
علم بر کش اے آفتاب بلند خرداں خولے ابرشکیں پزیدہ در بر کشیدن۔ پھٹنا و پھٹانا
کپڑے وغیرہ کا۔ معانقہ کرنا۔ سر کشیدن و گردن کشیدن بمعنی نافرمانی کرنا ۵ زلے

بہ پیچید و درماں ندید ۱ رہ سر کشیدن ز فرماں ندید ۱ زبان در کشیدن و دم
در کشیدن۔ خاموش رہنا۔ و قلم در کشیدن و خط کشیدن۔ بمعنی محو کرنا۔ سعدی ۵

زباں در کش اے مرد بسیار دان۔ کہ فردا قلم نیست بر بے زباں ۱ ۵ شنیدم کہ شاپور
دم در کشید ۱ چو خسرو با سمش قلم در کشید ۱ و اکشیدن و باز کشیدن۔ پرہیز کرنا و رجلا

کرنا۔ جیسے دل را از خوے بد و اکشید۔ دست کشیدن و دست باز کشیدن پرہیز
کرنا۔ مثلاً دست از طعام باز کشید۔ دست ازیں کار باز کشید۔ روے در ہم

کشیدن و ابرو ہم بر کشیدن۔ رنجیدہ ہونا۔ اعراض کرنا۔ مثلاً ملک روے
ازیں سخن در ہم کشید ۵ چو فرخندہ خوے ایں حکایت شنید ۱ ز گویندہ ابرو ہم

بر کشید سفرہ و خوان کشیدن۔ دسترخوان کھانا۔ سعدی ۵ بخلق و فریشتہ

گریبان کشیدہ بنزل در آوردش و خوان کشید +
 کندن - بکودنا کنوئیں و گڑھے وغیرہ کا - اور اکھاڑنا درخت کا - اور جانوروں
 کے بال و پر کا - سعدی ۵ بے برنیاید کہ بنیا و خود + بکند آں کہ بہنا و بنیا دبد +
 بخور مردم آزار را خون و مال + کہ از مرغ برکنده بہ پتر و بال + برکندن نیز بمعنی
 اکھاڑنا - دست کندن - ہاتھ کا ٹنا لڑ راہ حسرت و افسوس کے سعدی ۵
 بھی گفت حاتم پریشان و مست + از حسرت بدنجان نمی کند دست + دندان
 کندن - دانتوں میں خلل کرنا -

گرفتن - لینا - فرٹن کرنا - اثر کرنا ع گیرم کہ غمت نیست غم ما ہم نیست +
 ۵ عالمے را کہ گفت باشد و بس + چوں بگوید گیر داند کس + گرفتن ماہ و خورشید
 و کسوف ہونا - ناخن گرفتن - ناخن کتراناع ناخن چو شد بلند + گرفتن سرائے اوستا
 گرفتن دندان - دانت اکھاڑنا - در گرفتن - اثر کرنا و روشن کرنا آگ کا - احاطہ
 کرنا و گھیرنا کسی چیز کا - موافق ہونا صحبت کا - برگرفتن - جدا کرنا - اٹھانا - حاصل
 کرنا - ان کا تعلق از کے ساتھ آتا ہے - مثلاً دل از کارے برگرفت - خاطر از
 یارے برگرفت - سر از تن برگرفت ع نشاید قدم برگرفتن ز جائے + در برگرفتن
 پہننا و پہنانا کپڑے وغیرہ کا - معانقہ کرنا سعدی نشر و درختاں را بہ خلعت نوروزی
 قبلے استبرق در برگرفته - و اگر فتن و باز گرفتن - پھیر لینا و باز رکھنا - سعدی
 ۵ با سید یا کلبہ اس جا گرفت + نہ مردی بود نفع از و گرفت + فر گرفتن - سیکھنا
 یاد کرنا - معلوم کرنا - گوش گرفتن - قبول کرنا ۵ مرد باید کہ گیر داند گوش + در
 نشست دست بند بردیوار + دست گرفتن - اعانت و مدد کرنا - باز گرفتن - قیام کرنا

جسم گرفتن۔ اغماض و تغافل کرنا۔ ۵ در جہاں ارباب تہمت نیز بے حاجت نمیند۔
از متاع آفرینش چشم می گیریم ما۔ از سر گرفتن۔ شروع کرنا۔ پیش گرفتن۔ اختیار کرنا
سب خوش گرفتن۔ مگر کاراستہ اختیار کرنا۔ باہر جانا۔ سعدی ۵ بروہر چہ می بایت
پیش گیر۔ ۵ سرمانداری سب خوش گیر۔

گریستن۔ رونا۔ رنج کرنا۔ غمی ۵ من خود کیم کہ گریہ بجا لم کنی ورے +
می زیدت بزگس شہلا گریستن + شکوہ و فریاد کرنا۔ جیسے زید از دست تومی گریہ +
گرییدن کاٹنا سانپ وکتے وغیرہ کا۔ جیسے مار گزیدہ از ریمان می ترسد۔
لب گزیدن۔ پشت دست گزیدن۔ حسرت و اندوس کرنا۔ سعدی ۵ بہ بندی
سک دست بردن بہ تیغ + بدنمان گزد پشت دست دریغ +
گشتن و گردیدن۔ ہونا۔ گھومنا۔ لوٹنا و پھرنما۔ برگشتن و برگردیدن۔
باز گشتن و باز گردیدن۔ لوٹنا و واپس آنا۔ برگشتن زماں۔ زمانے کا بدل جانا۔
سعدی ۵ شنیدم کہ برگشت از دروزگار + واگشتن۔ گھٹنا۔ کھٹنا۔ برگشتن
پریشان ہونا۔

مردن۔ مرنما۔ چراغ و آگ کا بجھنا۔ ۵ چراغ دل فرومرد از حدیث پند گویانم
کے آں بہ کہ دور از مردم بہودہ گو باشد +
ماندن۔ رہنا۔ چھوڑنا۔ کسی چیز کے مانند و مشابہ ہونا۔ سعدی ۵ بجنگش
گرفتہ صلحش باں + فقرہ۔ یکے تحریمہ عشا بہتہ و دیگرے منظر عشا بہتہ اس
بداں کے ماند۔ در ماندن و فرو ماندن۔ عاجز ہونا۔ سعدی ۵۔ تو دانی کہ
مسکین و بیچارہ ام + فرو ماندہ نفس آمارہ ام + باز ماندن و دوا ماندن و فرو ماندن

پہچھے رہنا۔
 نہادون۔ رکھنا۔ چھوڑنا و معنی قرار دادن یعنی ٹھہرنا۔ سر نہادون۔ اطاعت
 قبول کرنا۔ بر نہادون۔ دور کرنا۔ مثال ہر دو۔ سعدی ۵ قدم پنجہ فرمائے ناسر ہم
 سر جہل و ناراستی بر ہم و نیز سر نہادون بمعنی خواب کردن کے بھی مستعمل ہے۔
 تہمت نہادون۔ بمعنی تہمت بستن۔

سہشتن و لہیدن۔ چھوڑنا۔ فرو ہشتن۔ دکھانا۔
 یافتن۔ پانا۔ دریافتن۔ معلوم کرنا۔ حاصل کرنا۔ دست یافتن۔ غالب ہونا۔
 فائدہ۔ لفظ پیش سے فائدہ قبلیت زمانی و مکانی کا اکثر مصادر میں حاصل
 ہوتا ہے۔ جیسے پیش آمدن۔ پیش گفتن۔ پس آوردن۔ پیش دادن قبلیت زمانی
 میں بولتے ہیں اور پیش آمدن پیش آوردن۔ پیش داشتن۔ پیش کردن۔ پیش نہادون
 قبلیت مکانی میں کہتے ہیں۔ اسی طور پر لفظ پس۔ بعدیت مکانی و زمانی دونوں
 میں بولتے ہیں۔ مثلاً پس رفتن۔ پس شستن۔ پس آمدن وغیرہ۔

باب دوم در علم نحو

نحو۔ اُن قواعد کا نام ہے جن سے ترکیب کلمات کی حقیقت معلوم ہو غرض
 اُس سے یہ ہے کہ ترکیب کلمات میں خطا واقع نہو۔ اور اُس کے معنی درستی سے
 سمجھ لے جاویں موضوع اس کا کلام ہے۔

تقسیم کلمہ باعتبار اصطلاح نحو

واضح ہو کہ لفظ مفرد (کلمہ) سے اگر ایک معنی سمجھے جائیں اور وہ بھی معین ہوں تو

اُس کو علم کہتے ہیں اور اگر کئی معنی سمجھے جائیں اور ہر ایک معنی کے لئے واضع نے وضع کیا ہو تو اُس کو مشترک کہتے ہیں جیسے عین بمعنی آنکھ و چشمہ اور اگر ہر ایک کے لئے واضع نے وضع نہیں کیا بلکہ پہلے ایک معنی کے لئے وضع کیا اور پھر کسی مناسبت سے دوسرے معنی میں مستعمل ہوتا ہے پس اگر معنی ماقبل متروک ہیں تو ثانی کو منقول کہتے ہیں۔ وہ باعتبار ماقبل کے تین قسم پر ہے عرفی وہ ہے کہ جس کا ماقبل عرف عام ہو۔

یعنی اہل زبان اپنی بول چال میں اُس لفظ کو معنی غیر صنعتی میں استعمال کرتے ہوں اور معنی صنعتی کو متروک کر دیا ہو جیسے لفظ دابہ۔ شرعی وہ جس کو شرع نے معنی غیر صنعتی میں استعمال کیا ہو جیسے صوم و صلوٰۃ۔ اصطلاحی وہ جسے کسی جماعت مخصوصہ نے معنی غیر صنعتی میں استعمال کیا ہو جیسے فعل۔ اور اگر لفظ مفرد معنی صنعتی اور غیر صنعتی دونوں میں مستعمل ہے تو صنعتی کو حقیقی اور غیر صنعتی کو مجازی کہتے ہیں جیسے حاتم بولیں اور جس کا نام تھا وہی مراد لیں یا شیر سے وہی جانور درندہ مراد لیں تو معنی حقیقی ہے اور اگر حاتم سے سخی اور شیر سے مرد دلاور مراد لیں تو معنی مجازی ہیں۔

فائدہ۔ معنی حقیقی اور معنی مجازی میں کسی علاقہ کا ہونا ضرور ہے۔ اگر اُس میں علاقہ تشبیہ کا ہو تو ایسے مجاز کو استعارہ کہتے ہیں جیسے زید شیر است اور اگر کوئی تشبیہ کے اور کوئی علاقہ ہو تو اُس کو مجاز مرسل کہتے ہیں جیسے سہ بدر کرد ناگ کیے مشتری + بخرمائے از دستم انگشتی + یہاں دست سے انگشت مراد ہے۔ باعتبار علاقہ خبریت کے۔

فائدہ۔ اگر چند لفظیں ایک معنی کے لئے موضوع ہوں تو ان کو مرادف کہتے ہیں جیسے اسد و لیث۔ تحسین و زہ۔ عدل و انصاف۔

جاننا چاہیے کہ مرکب وہ ہے جو دو کلموں اور زیادہ سے بنے۔ پس اگر سننے والے کو

اُس سے خبر یا طلب معلوم ہو تو اُس کو مرکب تام مرکب مفید - جملہ - کلام کہتے ہیں اور اگر پورا مطلب حاصل نہ ہو یعنی کسی چیز کی خبر یا طلب معلوم نہ ہو تو اُس کو مرکب ناقص - مرکب غیر مفید کہتے ہیں۔

فصل اول در بیان مرکب غیر مفید

مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں۔ اضافی - توشیفی - امتزاجی - غیر امتزاجی۔
مرکب اضافی وہ ہے جس میں ایک کلمہ کو دوسرے کی طرف نسبت کریں جو نسبت کیا جاتا ہے وہ مضاف ہے اور جس کی طرف نسبت کریں وہ مضاف الیہ۔ اکثر مضاف پہلے اور مضاف الیہ پیچھے آتا ہے ایسے وقت میں مضاف کسو ہوتا ہے اس طرح کی اضافت کو اضافت مستوی کہتے ہیں اور جس وقت مضاف الیہ کو پہلے کر دیتے ہیں تو کسرہ واجب الحذف ہو جاتا ہے جیسے غریب آشنا - سیاح دوست اس کو اضافت مقلوب کہتے ہیں۔

قاعدہ - کبھی اضافت مستوی میں بھی کسرہ نہیں لاتے اور اس کسرہ دور کرنے کو فکب اضافت کہتے ہیں۔ جیسے صاحب دل۔ اکثر لفظ سر و صاحب میں کسرہ نہیں لاتے۔ جیسے سرخشمہ۔ سرخجمہ وغیرہ اور جب ضمیر متصل مضاف الیہ واقع ہو تو اُس وقت کسرہ واجب الحذف ہوتا ہے جیسے دلم

فائدہ - مضاف ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اور مضاف الیہ کبھی نکرہ۔ کبھی معرفہ۔

تنبیہ - اضافت کا فائدہ تعریف ہے۔ جب نکرہ معرفہ کی طرف مضاف ہو اور تخصیص ہے جب نکرہ نکرہ کی طرف مضاف ہو۔ جیسے غلام زید۔ غلام عمرو۔

قاعدہ۔ جس اسم کے آخر اَلت یا وَاو ہوتا ہے اُس میں وقت اضافت ایک ہی بڑھادیتے ہیں۔ جیسے دانائے روزگار۔ دیباے روم۔ بونے گل جوئے دوست۔ مگر وقت آنے ضمیر کے الحاق یا کا ضرور نہیں ہے۔ مثلاً دیبائش۔ بوش عرفی ۵۔ حسن زیبائش خیل عشق آوردہ اور جس اسم کے آخر ہائے ہوز ہو تو اُس کو حمزہ سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے خوشہ انگور۔ بندہ خدا۔ نالہ دل۔

اضافت کی نو قسمیں ہیں

- ۱۔ تملیکی۔ اضافت ملک کی مالک کی طرف۔ جیسے عصائے کلیم۔ خرعیسے۔
- ۲۔ تخصیصی۔ اضافت شخص کی جانب شخص کے جیسے روزگار۔ گل بوستان۔
- ۳۔ توضیحی۔ اضافت عام کی طرف خاص کے۔ جیسے شہر کوذ۔
- ۴۔ بیانی جس میں مضاف الیہ حقیقت اور مادہ مضاف کا ہو۔ جیسے دیوارِ گل۔

خاتم طلا۔

- ۵۔ تشبیہی۔ اضافت مشبہ بہ کی جانب مشبہ کے۔ جیسے ابر رحمت سقائے ابر۔ چراغ ال۔ غور شید نطف۔ شیشہ دل۔ سنگ جفا۔
- ۶۔ مجازی۔ جس میں مضاف الیہ کے لئے مضاف محض بطور فرضی ثابت کیا گیا ہو۔ جیسے دست تدبیر۔ سر پنجم غم۔ دیدہ تنہا۔ دامن وصال۔
- ۷۔ ظرفی۔ جس میں منظرون مضاف اور ظرف مضاف الیہ ہو۔ جیسے آب دریا۔
- ۸۔ ساقترانی۔ جس میں مضاف مضاف الیہ کے ساتھ اقتران معنوی رکھتا ہو۔

فائدہ۔ داوی اسم میں کسی داؤ کو کسرہ دیتے ہیں اور ہی نہیں بڑھاتے۔ جیسے در پہلو سن نشستہ آل غوغ۔ مگر کلمات دو حرفی مثل۔ نو۔ نو وغیرہ میں ایسا نہیں کرتے۔

جیسے نامہ عنایت۔

۹۔ اضافت بادی ملا بہت۔ جس میں مضان الیہ کو مضان کے ساتھ
تھوڑی سی مناسبت و تعلق ہو۔ جیسے شب توبہ۔ روز گناہ۔ شب گور۔

توضیح۔ ۱۔ اضافت تخصیصی و توضیحی میں یہ فرق ہے کہ تخصیصی میں مضان اور مضان الیہ دو جنس
کے ایسے ہوتے ہیں کہ مضان کا بولنا مضان الیہ پر یا بالعکس صحیح نہیں ہوتا۔ مثلاً یہ نہیں کہہ سکتے کہ
گل بوستاں است۔ اور تو سنجی میں دونوں ایک جنس کے ہوتے ہیں کہ اطلاق ایک کا دوسرے پر
صحیح ہے۔ مثلاً کہہ سکتے ہیں کہ شہر بصرہ است یا بصرہ شہر است۔

۲۔ اضافت توضیحی کو اضافت عام کہہ دے خاص بھی کہتے ہیں۔

۳۔ بحث حروف میں مذکور ہوا کہ تشبیہ میں تباہیوں کا ہونا ضرور ہے۔ مثلاً شبہ۔ شبہ۔ شبہ۔ وجہ شبہ
حرکت تشبیہ۔ پس اضافت تشبیہی میں شبہ بہ مضان الیہ اور شبہ مضان ہوتا ہے اور تشبیہ دو چیزیں
نہیں ہوتیں مثلاً سقائے ابر یعنی ابر کا بچھو سقا است در سیرابی۔

۴۔ اضافت مجازی کو استعارہ بھی کہتے ہیں۔ استعارے میں مضان الیہ شبہ ہوتا ہے اور ایک شے
مفروضہ شبہ بہ جو یہاں پر مذکور نہیں بلکہ اس سے مفروض کے لوازمات سے کوئی چیز لے کر مضان بناتے ہیں
جیسے دست تدبیر میں تدبیر کو انسان سے تشبیہ دے کر دست کو اس کی طرف مضان کیا کہو کہ انسان کے
لیے ہاتھ پاؤں کا ہونا لازم ہے۔ اضافت استعارہ تشبیہی میں جب اضافت کو الٹ کر حزن تشبیہ بیچ میں آتی ہیں
تو معنی درست رہتے ہیں۔ جیسے سقائے ابر میں ابر بچھو سقا کہہ سکتے ہیں۔ بر خلاف دامن وصال کے کہ اس کو
وصال بچھو دامن نہیں کہہ سکتے۔

۵۔ جس اضافت میں مضان مالک اور مضان الیہ ملوک ہو یا وہ اضافت کہ اس میں مضان طرف اور مضان الیہ
مفروض ہو وہ تخصیصی ہے۔ جیسے صاحب خانہ۔ سلطان روم۔ شبہ کلاب۔ صندوق کتاب۔ مشرق و غیرہ۔

مرکب توصیفی۔ وہ ہے جو صفت اور موصوف سے بل کہ بنہ صفت وہ ہے جس سے کوئی بجلائی یا بُرائی معلوم ہو موصوف وہ جس کی بُرائی یا بجلائی بیان کی جائے۔ موصوف جب صفت سے پہلے آتا ہے تو اس کے آخر کسرفیہ بنتی جیسے مرد نیک اور جس وقت صفت کو پہلے لاتے ہیں تو کسرہ نہیں دیتے جیسے نیک مرد۔ پہلی قسم کو صفت مستوی اور دوسری کو صفت مقلوب کہتے ہیں۔

قاعدہ۔ جس اسم موصوف کے آخر الف یا و ہوتا ہے اس میں وقت صفت ایک می بڑھاتے ہیں۔ مثلاً خوں خویش۔ دانائے کامل۔ صہائے ناب اور جس میں ہ ہو تو اس کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں جیسے بندہ نیک۔

مرکب امتزاجی۔ وہ ہے جس میں دو لکھے بل کہ ایک ہو جائیں۔ جدا جدا معلوم نہ ہوں یا اس کا دوسرا جزو معنی مستقل نہ رکھتا ہو اس کی دو قسمیں ہیں قول وہ مرکبات جو فعل و حرف سے مرکب ہوتے ہیں جیسے دانا و گویا بخشش و دانش دوم وہ محاسم

قواعد۔ ۱۔ صفت موصوف کے درمیان فصل جائز ہے۔ نکالی ۵۔ جو برستی تو سن ست رائے ۵۔ یہی عبت اگینم دکشائے ۵۔ اعبت دکشائے اگینم۔ سحدی ۵۔ نعیم خط شیراز و لبنان ہشتی ۵۔ زہر در پیکر نگہ کن کہ حور بینی عین را ۵۔ اے حور عین را بینی۔

۲۔ کبھی صفت مستوی میں بھی کسر و حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے مرغابی۔

۳۔ موصوف واحد ہو یا جمع مگر صفت واحد ہی آتی ہے۔ مثلاً مردان دلاور۔

۴۔ ایک موصوف کو کئی صفتیں آسکتی ہیں۔ مثلاً ۵۔ میان کماں و انچیر زن ۵۔ غلامان کرکش و ترزان علم ضائع میں اس کو صنعت تالیق الصفات کہتے ہیں۔

۵۔ فارسی میں صفات میں تذکرہ و تانیث نہیں ہے۔ مگر اہل عرب کی تقلید سے والدہ ماجدہ وغیرہ کہتے ہیں عربی والوں نے جمع کو مؤنث مانگے۔ ان کی تقلید سے اہل فارس بھی جمع کی صفت مؤنث لگاتے ہیں۔ مثلاً اطلاق حمیدہ۔ افعال ذمیرہ۔

و حرف سے مرکب ہوتے ہیں وہ کسی مفعول کا فائدہ دیتے ہیں۔ فاعلیت جیسے زر گرے سنگر۔ نسبت جیسے آنہیں۔ لیاقت جیسے شاہوار۔ تشبیہ جیسے آسمان بحافظت جیسے ساربان۔ خداوندی جیسے دانشمند۔ مشارکت جیسے ہمرکب۔ تصغیر جیسے باغچہ انصاف جیسے غلین ظرفیت جیسے نکسار سنگسار۔ مرکب عددی۔ یازدہ سے نوزدہ تک۔

مرکب غیر امتزاجی۔ وہ ہے جس کے کلمات جدا جدا معلوم ہوں اور با معنی ہوں اس کی کئی قسمیں ہیں۔ اول۔ وہ مرکب جو اسم اشارہ اور مشار الیہ سے مرکب پائے جیسے ایں جہاں۔ دوم۔ مرکب تمیزی جس میں ایک اسم جامد۔ دوسرے اسم جامد کے ابہام و تشکیک کو دور کرے جیسے یک من شہد۔ وہ دریم سیم۔ ستوم۔ وہ جو دو اسم جامد سے مل کر فائدہ کثرت کا دے۔ جیسے کوہ کوہ۔ دریادریا۔ چہارم وہ مرکب جو الفاظ مفید معنی رنگ کے ساتھ مرکب ہو جیسے گلگوں۔ میگوں۔ پنجم۔ مرکب اتصالی جس میں دو اسم بواسطہ حرف اتصال کے مرکب ہوں جیسے لبالب۔ شبشب۔ ششم۔ مرکب تعدادی جس میں دو اسم بواسطہ حرف عطف کے مرکب ہوں جیسے بست و یک تانودو نہ۔ ہفتم۔ وہ اسم جو جامد و امر سے مرکب ہوتے ہیں جیسے سختگو۔

فائدہ۔ وہ مرکب غیر امتزاجی جو اسم جامد و امر سے بنتا ہے اس سے کسی مفعول کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ فاعلیت جیسے جہاں دار۔ جان آفریں مفعولیت جیسے دل پذیر۔ دوائے خانہ ساز۔ پایال تلم کار۔ پیشکش۔ دست گرداں۔ مصدر جیسے قدمبوس۔ دسترین۔ گوشال۔ اسٹم آلہ۔ جیسے جاروب۔ گل گیر۔ قلیہ سوز۔ رومال۔ دست مال وغیرہ

۱۔ اسم ابہام و تشکیک کو دور کرے اس کو تینہ اور دوسرے کو تینہ کہتے ہیں یہ ابہام و شک۔ وزن۔ تعدد۔ تاپ و پیمانہ و مسافت میں ہوتا ہے مثلاً یک من شہد۔ دو گز دیباے رومی۔ یکاچھہ دوغ۔ دو فرنگ راہ۔

اسم ظرف - زرخیر - آب ریزہ

فصل دوم در بیان مرکب مفید

جملہ کی تعریف اوپر بیان ہوئی جملہ میں ہمیشہ دو جز کا ہونا ضرور ہے۔ ایک مسند دوسرا مسند الیہ یعنی اُس کے اجزا میں سے جو جز کسی چیز کی طرف نسبت کیا جائے وہ مسند و محکوم بہ ہے اور جس کی طرف نسبت کریں وہ مسند الیہ و محکوم علیہ اور اُن کے درمیان کے علاقہ کا نام نسبت حکم کیہ اور اسناد ہے۔ پس اسناد نسبت ایک کلمہ کی ہے طرف دوسرے کے اس طرح پر کہ مخاطب کو فائدہ قائم حاصل ہو۔

چونکہ اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے اور فعل ہمیشہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ اور جزو نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ۔ لہذا کلام ہمیشہ دو اسم سے بنتا ہے یا ایک اسم اور ایک فعل سے خواہ لفظ میں دو ہوں۔ جیسے زید آمد یا تقدیر میں جیسے بیا۔ اس میں ضمیر مخاطب مستتر ہے۔

جملہ کی دو قسمیں ہیں۔ اسمیہ فعلیہ فعلیہ وہ ہے جو فعل اور فاعل سے مرکب ہو۔ فعل کا بیان صرف میں ہو گیا۔

فاعل وہ اسم ہے جس کی طرف فعل منسوب ہو اور اُس کے ساتھ قائم ہو۔ جیسے زید نشست۔ فعل مسند ہوتا ہے اور فاعل مسند الیہ۔ فارسی میں فاعل اکثر فعل سے پہلے آتا ہے اور کبھی صحیحے بفاصلہ یا بے فاصلہ جیسے عیا مدزدگان ہوئے خانہ مرد کا فعل اور فاعل میں پانچ چیزوں میں اتحاد شرط ہے یعنی پانچ چیزوں میں فعل اور فاعل ایک سے

لواضح۔ اسم فاعل اور فاعل میں یہ فرق ہے کہ فاعل فعل کا محکوم علیہ اور مسند الیہ ہوتا ہے اور اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو اُس مصدر کے ہر فعل کے فاعل پر جزو نہ، وہ مشتق ہے دلالت کرے۔

ہونے چاہئیں۔ وحدت جمعیت غیبت۔ حضور تکلم۔ جیسے اومی آید۔ اوشاں
می آئند۔ تومی آئی شمای آئید۔ من می آیم۔ مای آئیم۔ اگر فاعل غیر ذی روح ہو تو
فاعل جمع میں فعل واحد لانا بھی جائز ہے۔ جیسے سخنا در میان آمد۔

فائدہ۔ اسماء جمع یعنی وہ الفاظ کہ لفظاً واحد معنی جمع میں مثل لفظ لشکر و
جمعیت و طائفہ و قوم وغیرہ۔ ان کے لئے فعل واحد و جمع دونوں جائز ہے۔ نظامی
رسید لشکر بجائے مصافح یا سود لشکر ز خون ریختن۔

فعل لازم صرف فاعل پر تام ہوتا ہے۔ جیسے مثال مذکور اور متعدی مفعول بہ
کو بھی جاتا ہے۔ مفعول بہ وہ ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے زید عمر را زد
فعل مجہول میں فاعل نہیں ہوتا۔ اس کے مفعول بہ کو فاعل کا قائم مقام کرتے ہیں
وہی فعل مجہول کا مسند الیہ ہوتا ہے اس کو مفعول المسمی فاعلہ کہتے ہیں۔ اس کا حکم
اور فاعل کا یکساں ہوتا ہے۔ جیسے کتاب دیدہ شد غلامان زید زده شدند۔

متناسقے اور مندوب اور مخذوم مفعول بہ میں داخل ہیں۔ یہ سب فعل مخذوم

فائدہ ۱۔ کسی تعظیم کے وقت فاعل واحد میں ہی فعل جمع بولتے ہیں اور کثرت تعظیم کے لئے مخاطب کی جگہ
غائب کا صیغہ بولتے ہیں۔ مثلاً حالاً شما خواب می کنید۔ حالاً جناب خواب می کنند۔ اور اپنے تئیں انکسار
سے غائب تعبیر کرتے ہیں۔ مثلاً بندہ می روم۔

فائدہ ۲۔ بعض فعل متعدی ایسے ہیں جو دو فعل کو چاہتے ہیں۔ جیسے احمد محمد را کتاب داد۔ احمد محمود
را بھی بداشت۔ ایسے افعال سے ان افعال کو جودل سے تعلق رکھتے ہوں اور ہمیشہ دو مفعول
کو چاہیں افعال قلوب کہتے ہیں۔

فائدہ ۳۔ مفعول ہی فاعل کی طرح بدلات قرینہ مخذوم ہو سکتا ہے۔ مفعول کی اصلی جگہ فعل
فاعل کے درمیان ہے۔ مگر نظم میں لغز و لغت اس کے خلاف ہو جاتا ہے شعر چاش در انداخت صفت
جسد کہ می بود بر کتریان حسد

کے مفعول بہ ہوتے ہیں۔ منادے وہ ہے جس پر حرف ندا داخل ہو جیسے اے زید۔
 مندوب وہ جس پر حرف مذہب۔ گریہ و زاری حسرت و افسوس کے لئے داخل
 ہو جیسے وازیدا۔ محذرم نہ وہ ہے جو مخاطب کو ڈرانے اور ہشیار کرنے کے لئے مکرر
 لایا جاوے۔ جیسے دزد دزد۔ ان تینوں جگہ سے فعل مع فاعل کے محذوف ہوتا ہے۔
 جملہ فعلیہ کے لئے علاوہ فاعل اور مفعول بہ کے چار چیزیں اور بھی ہوتی ہیں کہ وہ فعل
 لازم و متعدی دونوں کے ساتھ آسکتی ہیں مفعول مطلق مفعول فیہ مفعول لہ حال۔
 مفعول مطلق مصدر یا حاصل مصدر یا مصدر کا مرادف ہوتا ہے جو پہچنے یا پہلے
 فعل کے آتا ہے جیسے زید کی نشست خوانہ نشست۔ یہ مفعول تین غرضوں کے واسطے
 آتا ہے۔ تاکیدی فعل۔ وضع عدد۔ جیسے ع وٹے اسال پیوست با ما وصال ۱۵
 نگہ کر دینجیدہ درمن فقیہ نگہ کر دن عالم اند سیفہ + زید را یک ضربت خواہم زد۔
 مفعول فیہ یعنی فعل ہونے کی جگہ۔ یا وقت۔ اوّل کو ظرف مکان دوم کو ظرف زمان

فائدہ ۱۔ زید میں ہی غلام محذوف ہے۔ وازیدا کی اصل ہے تعزیت ہی کم زید زاء۔ دزد دزد کی اصل ہے میں دزد اور میں افسوس
 توضیح ۱۔ نظرن مکان دو طرح پر ہوتا ہے محدود جیسے مکان سرے۔ طویلہ۔ شیشہ۔ حراہی وغیرہ۔ غیر محدود۔
 جیسے نشیب و فراز پیش پس۔ راست۔ چپ وغیرہ۔ اسی طرح نظرن زمان بھی محدود ہوتا ہے مثلاً سال
 ماہ۔ ہفتہ۔ روز شب وغیرہ محدود۔ جیسے روزگار۔ ہنگام۔ زمان۔ وقت وغیرہ۔

توضیح ۲۔ ظرف مکان اور ظرف زمان پر اکثر دریا آریات لگاتے ہیں مثلاً دران مدت مرابا طائفہ باران
 اتفاق سفر مجاز افتاد۔ محاورہ حال میں اکثر ان چیزوں کو حذف کر دیتے ہیں۔ امروز فردا۔ پس فردا۔ دی روز۔
 دی شب۔ پریر روز۔ پریشب۔ دوش۔ دوشنبہ پر کہیں نہیں لاتے۔ مثلاً امروز برائے شام ہر جہ میل دارید بغیر امید
 ۱۵ وصال مرادف پیوستن ہے۔ مفعول مطلق ہے فعل پیوست کا۔ تاکیدی کے لئے آتا ہے۔

کہتے ہیں۔ جیسے امروز کج رفتہ بودی میں۔ اول ظرف زمان۔ دوم ظرف مکان ہے۔
 مفعول لہ جو فعل کا سبب و علت ہو۔ وہ دو طرح پر ہے۔ پہلی یہ کہ وہ علت
 اُس فعل کے وقت موجود ہو۔ جیسے دیانتہ راست گفتم۔ یعنی بسبب دیانت کے
 دوسرے وہ کہ اس فعل کے وقت موجود نہ ہو۔ بلکہ اُس فعل سے وہ مقصود ہو۔
 جیسے زید راتا دینا زدم۔ یعنی واسطے حصول ادب کے۔

حال۔ وہ اسم یا جملہ ہے کہ ہدیت فاعل یا مفعول یہ یا دونوں کی بیان کرے
 جس فاعل یا مفعول بہ کی ہدیت بیان کی جاتی ہے اُس کو ذواکمال کہتے ہیں حال
 مع ذواکمال کے فاعل یا مفعول یہ ہوگا۔ جیسے ع نگہ کر درخجیدہ درمن فقیہ *
 آفتاب راتا باں دیدم۔

فائدہ۔ ان چارہ چیزوں کو فضلہ کہتے ہیں کیونکہ اُن کی احتیاج جملے میں ہوتی
 نہیں ہوتی جیسی مسند و مسند الیہ کی ہوتی ہے۔

جملہ فعلیہ کا فعل پہنچ جگہ محذوف ہوتا ہے اول جواب استفہام میں۔ جیسے
 کوئی کہے کہ آمد۔ اُس کے جواب میں کہا جائے زید۔ تو یہاں آمد محذوف ہے اور کبھی
 فعل و فاعل دونوں جواب استفہام میں محذوف ہوتے ہیں۔ جیسے کوئی کہے۔ زید کرارزد
 اُس کے جواب میں کہا جائے خالد را۔ یہاں زد زید۔ فعل مع فاعل تقریبہ سوال
 محذوف ہے۔ دوم قسم میں جیسے بمر دی۔ اس کے پہلے قسم می خورم محذوف ہے

تو واضح حال ہمیشہ واحد رہتا ہے۔ ذواکمال واحد ہر جمع مثلاً احمد غنڈاں می رفت۔ باران غنڈاں
 گزاشتند جب جملہ حال پڑتا ہے تو اُس میں واو حالیہ اور ایک ضمیر جو ذواکمال کی طرف بھرتی ہے ضرور ہوتی
 چاہیے۔ شعر کیم روز بر بندہ دل بسوخت کہ می گفت و فرادش می فروخت۔

سوم ہائے ابتدائیہ کے پہلے ابتدائی کم محذوف ہوتا ہے جیسے ع بنا م آل کہ نامش حرز جاہناست۔ چارم منادے و مندوب کے پہلے جیسے اے زیدیں می خواہم محذوف ہے اور حرف نذا اُس کا قائم مقام ہے۔ پنجم محذر منہ کے پہلے جیسے دزد دزد۔

جملہ اسمیہ وہ ہے جو دو اسموں سے بنے اس میں سے مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہیں اور نسبت حکمیہ اور اسناد پر جو لفظ دالات کرتا ہے اُسے رابطہ کہتے ہیں۔ رابطہ فارسی میں چوبیس۔ است۔ اند۔ می۔ ید۔ م۔ یم اور اکثر خبر کے بعد آتے ہیں اور وحدت و جمعیت میں مطابق مبتدا کے ہوتے ہیں جیسے زید قائم است۔ مردمان قائم اند۔ مگر غیر ذی روح کے لئے حرف رابطہ ہمیشہ واحد ہی آتا ہے۔ مثلاً مال و دولت دنیا چند روزہ است اور کبھی حرف رابطہ کو حذف کر دیتے ہیں مبتدا کو بھی جواب استغنام میں حذف کر دیتے ہیں جیسے کوئی کہ زید پسر کیت اُس کے جواب میں کہا جائے۔ پسر خالد است۔ یہاں سے زید مبتدا محذوف ہے خبر مبتدا کی کبھی مفرد ہوتی ہے جیسا اوپر کی مثال سے ظاہر ہے اور کبھی جملہ فعلیہ یا اسمیہ اول کی مثال سے یکے روستائی مقطع شد خرمن یکے روستائی۔ مبتدا سقط شد فعل مرکب خرمن مرکب اضافی اُس کا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہوا مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ دوسرے کی مثال۔

توضیح (۱) اکثر اسم ذات و معرفہ مبتدا ہوتا ہے۔ اسم صفت دیکر خبر اگر جملے میں دونوں اسم نہ ہوں تو جس میں خصوصیت پائی جائے وہ مبتدا ہوگا۔ جیسے ہو اگر م است۔ احمد زین است۔ قری طاہر است۔ سب جالاک است۔
 (۲) مبتدا اکثر مقدم ہوتا ہے۔ بھی مؤخر کبھی ایک مبتدا کی بھی خبریں آتی ہیں مثلاً زید انا است و عاقل۔

ع نہ ہر صورتے جان معنی درست ہر صورتے مبتدا اول۔ جان پہنی مبتدا ثانی۔ دربار
او بحر و دربار مجرور سے مل کر متعلق ثابت مقدمہ کا ہو کر خبر ہوا مبتدا ثانی کی۔ است
رابطہ۔ مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا مبتدا اول کی۔ مبتدا اول
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

فائدہ جملہ فعلیہ اور اسمیہ میں کبھی متعلق بھی آیا کرتا ہے یعنی حروف جارہ مع ان
اسموں کے جن پر وہ داخل ہوں ہمیشہ فعل یا شبہ فعل (مصدر یا اسم مشتق) کے متعلق
ہوا کرتے ہیں اور فاعل اور مفعول و مبتدا و خبر ہونے کی صلاحیت بغیر متعلق ہونے
کے نہیں رکھتے جیسے پسر بفرست دریافت۔ اگر فعل یا شبہ فعل ظاہر میں موجود
نہ ہوں تو اس کو مخدوٹ مانتے ہیں جیسے زید درخانہ است یعنی درخانہ موجود است۔
جملہ فعلیہ و اسمیہ کی دو قسمیں ہیں خبریہ و انشائیہ۔ خبریہ وہ ہے کہ جس کے فاعل
کو جھوٹا و سچا کہہ سکیں۔ انشائیہ وہ کہ اس کے کہنے والے کو صادق و کاذب نہ کہہ سکیں
جملہ انشائیہ کی نو قسمیں ہیں۔ امر جیسے بگو۔ نہی جیسے مکن۔ بتی جیسے کاش عالم
شدے۔ ندا۔ جیسے اے زید۔ قسم جیسے بخدا زید را بخواہم زد۔ تعجب۔ جیسے زید
چہ گویا است۔ استفہام۔ جیسے چہ می کنی عرض۔ یعنی کسی کام کا شوق دلانا جیسے
مطالعہ چراپیتتر مئی کنی کہ سبق آساں نماید عقوڈ یعنی معاملات میں جو معنی متعلق

فائدہ۔ استفہام تین قسم ہے۔ استخارشی جس میں کسی چیز کا چچھا منظور جیسے ع چرخلت
زمین نابند آمدت و تقریری جس میں کسی چیز کا ثابت کرنا منظور ہو۔ جیسے ع نہ شمشیر دوراں
سہو ز آخت است۔ (انکاری) جس میں مستفسر کی نفی اور اس سے انکار منظور ہو۔ جیسے ع
چہ دولت نہا شد تہو چہ سود

ہوتے ہیں جیسے بائع کے بخشش فروختی اور مشتری کے بیع خریدیم۔
 فائدہ چند جملے بغیر دوسرے کے تمام نہیں ہوتے۔ اول ندا۔ بدون ایک جملے کے
 (جس کو مقصود بالندا یا جواب ندا کہتے ہیں) تمام نہیں ہوتا۔ جیسے ع کرم کن بجائے
 من اے محترم دوم۔ قسم بدون جواب کے پورا نہیں ہوتا جیسے ع۔ ببردی کہ
 پیش آیت روشنی و پنجم۔ شرط بدون جواب کے (جس کو جزا کہتے ہیں) پورا نہیں
 ہوتا۔ جیسے ع۔ اگر عاشقی سر مشوا از مرض (کسی جزا کو حذف بھی کر دیتے ہیں)۔
 جیسے ۵ تو گر شکر کردی کہ بادیدہ (اے پس بہتر است) و گرنہ تو ہم خشم پوشیدہ +
 جملہ باعتبار صفات کے دس نام سے موصوف ہے۔ اول بستائے جواہرات
 کلام میں واقع ہو۔ جیسے۔ عدل شخنہ ایت ملک آرا۔ دوم معترضہ جو در میان
 کلام میں واقع ہو اور ماقبل اور مابعد سے کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو۔ جیسے۔ بر بالین
 تربت کجی پو پیغمبر (علیہ السلام) معتکف بودم۔ سوئم۔ شرطیہ جو دو جملوں سے بنا
 ہے۔ اول کو شرط دوسرے کو جزا کہتے ہیں جیسے ع اگر دست یابد بر دست
 چارم۔ قسمیہ جو قسم اور جواب قسم سے مرکب ہوتا ہے۔ جیسے۔ ع۔ ببردی کہ
 پیش آیت روشنی و پنجم۔ ندائیم جو ندا اور جواب ندا سے مرکب ہوتا ہے جیسے
 ع کر یا بجنشائے بر مال ماہ ششم۔ دعائیہ جو دعا ہو۔ جیسے۔ ع کہ رحمت براں
 تربت پاک بادہ نفتم معطوفہ وہ جملہ ہے جس میں حرف عطف پایا جائے حرف
 عطف سے پہلا جملہ معطوف علیہ ہے اور دوسرا معطوف مثلاً ع آں قدح
 بشکست وآں ساتی نانہ ششم معطلہ جو دو جملوں سے بنا ہے پہلے کو معطوف۔
 دوسرے کو علت اور مجموعہ کو معطلہ کہتے ہیں جملہ علت کے پہلے حرف علت سے

کوئی نہ کوئی ضرور ہونا چاہیے۔ مثلاً ۵ زنا م آوراں گوئے دولت ربودہ کہ در گنج
بخشی نظیرش نبودہ نغم۔ نتیجہ جو کلام سابق سے پیدا ہو۔ جیسے ہر کاتب انسان
است وہر انسان جاندار است (پس ہر کاتب جاندار است) نتیجہ یہ ہے جو کلام
سابق سے پیدا ہوا ہے۔ دہم مسئلہ جو کلام سابق کا بیان اور تفسیر واقع ہو
اس جملے کے پہلے اکثر کات بیانہ آتا ہے جیسے ۵ شنیدم کہ دارائے فتح تبارہ
ز لشکر جدا ماند روزے شکارہ

توابع کا بیان

جملہ اسمیہ اور فعلیہ میں چند چیزیں بطور توابع کے آتی ہیں وہ خود نہ مبتدا
ہوتی ہیں نہ خبر۔ نہ فاعل نہ مفعول بلکہ انھیں چیزوں کے تابع ہوتی ہیں وہ
تین ہیں۔ تاکیدیہ۔ معطوف۔ بدل۔

تاکیدیہ وہ اسم ہے کہ سابق کی نسبت کو ثابت اور محکم کرتا ہے یا نسبت کے
شمول پر دلالت کرتا ہے۔ اسم ثابت کو موكد کہتے ہیں۔ جیسے زید خود آمد۔ حجاج ہمہ
آمد نہ۔ تاکیدیہ کبھی فاعل کی کی جاتی ہے۔ جیسے ع عجب دارم از کار ایں بقعہ من +
کبھی مفعول کی۔ جیسے ع تماش بستم بنگ آں خبیث + کبھی مبتدا کی جیسے

فائدہ۔ تاکیدیہ دو قسم پر ہے۔ لفظی۔ معنوی۔ لفظی بہ تکرار لفظ حاصل ہوتی ہے ع یا بیا کہ ہاں مونس
وفا دارم معنوی الفاظ مخصوصہ سے ہوتی ہے مثل۔ خود تمام یکسر بنفسہ۔ بعینہ۔ ہمہ۔ ہنگام۔ وغیرہ۔ معنی
پیداہ و دیدن یکسر سپاہ + اور لفظ زینہار ہمہ گز۔ البتہ۔ ہر آئینہ و عیرو بھی تاکیدیہ کا فائدہ دیتے ہیں ع زینار
بدکن کہ نگردہ است عاقلہ + ۵ خلاف پیمبر کے رہ گزیدہ کہ ہرگز بمنزل غلام نہ رسید

زید خود در خانہ است۔

معطوف جو اسم کہ بعد حروف عطف کے واقع ہو اُس کو معطوف اور پہلے اسم کو معطوف علیہ کہتے ہیں۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر کبھی فاعل ہوتا ہے جیسے ع خرابی دید نامی آید ز جوڑہ کبھی مفعول جیسے ع ہند لعل و فیروزہ در صلب سنگ کبھی مبتدا جیسے ع تو انا و در ویش پرور توئی کبھی خبر جیسے ایں است قلم و دوات تو۔

بدل جب دو اسموں کی طرف بلا واسطہ حرف عطف و بغیر علامت اصناف و صفت کے اس طرح کی نسبت ہو کہ مقصود اُس نسبت سے دوسرا ہونہ اوّل۔ تو اوّل کو مبدل منہ اور دوسرے کو بدل کہتے ہیں۔ جیسے زید برادر خالہ رسید بدل کی چار قسمیں ہیں۔ اوّل بدل کل جس میں بدل اور مبدل منہ سے ایک ہی ذات سمجھی جائے جیسے مثال سابق۔ دوئم بدل بعض کہ بدل جزو ہو مبدل منہ کا۔ جیسے زید پائش بشکست۔ سوئم بدل اشتمال کہ بدل مبدل منہ کا نہ کل ہونہ جزو۔ بلکہ اُس کے متعلقات سے ہو۔ جیسے ع بدست ایں سپر طبع و خویش و لیک چارٹم۔ بدل غلط کہ غلط کے بعد بولا جائے۔ جیسے بہ مشہدی روم بشیر از۔

فائدہ ۱۔ صفت اور بدل میں یہ فرق ہے کہ بدل مقصود بالذات ہوتا ہے نہ صفت۔

فائدہ ۲۔ بدل کل نظم و نثر دونوں میں آتا ہے۔ بدل بعض و بدل اشتمال نثر میں نہیں آتے مگر نظم میں آتے ہیں۔ بدل غلط نظم میں مستعمل ہے نہ نثر میں۔ مگر زبانی بدل چال میں وہ پایا جاتا ہے۔

قاعدہ۔ بدل مبدل منہ سے بل کر کبھی فاعل ہوتا ہے۔ جیسے مثال
اقبل و دوم۔ اور کبھی مفعول۔ جیسے ع کہ نگذاشت کس را نہ دختر نہ زن +
اور کبھی ابتدا۔ جیسے مثال سوم اور یہ مثال شعر پرستار امرش ہمہ چیز و کس +
بنی آدم و مرغ و مور و کس +

قواعد ترکیب

قاعدہ۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر حکم کلمہ کار کہتا ہے۔ لہذا فاعل و
مفعول و مبتدا و خبر و مجرور و مضاف الیہ وغیرہ ہو سکتا ہے۔

فاعل ہونے کی مثال ع۔ کرم و رز و آں سرکہ مغزے دروست +۔
ترکیب۔ و رز و فعل۔ آں سرکہ اسم موصول با کاف صلہ مغزے مبتدا۔ در۔ جار۔
او۔ مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت مقدر کا۔ ثابت مقدر اپنے متعلق
سے مل کر خبر ہوا مبتدا کی۔ است۔ حزن ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
ہو کر صلہ ہوا موصول کا موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل ہوا فعل و زرد کا۔
کرم اس کا مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔
مفعول ہونے کی مثال۔ کائے کہ خواہی بیاب۔

ترکیب۔ بیاب۔ فعل۔ اس میں ضمیر مستتر مخاطب کی فاعل۔ کائے کہ۔ اسم
موصول۔ با کاف صلہ۔ خواہی فعل یا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ
ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول ہوا فعل بیاب کا
فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

مبتدا ہونے کی مثال ع۔ نخل است صبرے کہ بریاد او مست +۔
 ترکیب۔ صبرے کہ۔ اسم موصول باکان صلہ۔ آن۔ مبتدا مخذوف۔ تہر جار یا داو۔
 مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور سے بل کر متعلق ہوا ثبات مقدک۔ ثبات مقدک اپنے
 متعلق سے بل کر خبر ہوا۔ آن۔ مبتدا مخذوف کی۔ است۔ رابطہ۔ مبتدا اپنی خبر
 سے بل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا موصول اپنے صلہ سے بل کر مبتدا ہوا
 نخل۔ اُس کی خبر نیست۔ رابطہ۔ مبتدا اپنی خبر سے بل کر جملہ اسمیہ ہوا۔
 خبر ہونے کی مثال۔ عدل آن است کہ داد منظوماں دہند۔
 ترکیب۔ عدل مبتدا۔ آن کہ۔ اسم موصول باکان صلہ۔ دہند۔ فعل ضمیر
 غائب کی اُس کا فاعل۔ داد منظوماں۔ مرکب اضافی مفعول۔ فعل اپنے فاعل
 اور مفعول سے بل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا موصول اپنے صلہ سے
 بل کر خبر ہوا مبتدا کی۔ است۔ رابطہ۔ مبتدا اپنی خبر سے بل کر جملہ اسمیہ ہوا۔
 مجرور ہونے کی مثال ع۔ فرو تر نشست از مقامے کہ بود +۔
 ترکیب۔ نشست۔ فعل ضمیر غائب کی جو راجع ہے طرف نقیہ کن جامہ کے
 اُس کا فاعل۔ فرو تر۔ مفعول فیہ۔ از۔ جار۔ مقامے کہ۔ اسم موصول باکان صلہ
 بود۔ فعل تامہ ضمیر غائب کی جو راجع ہے طرف نقیہ کن جامہ کے اُس کا فاعل
 فعل بود اپنے فاعل سے بل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا موصول صلہ
 سے بل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور سے بل کر متعلق ہوا فعل نشست کا نشست
 اپنے فاعل و مفعول فیہ و متعلق سے بل کر جملہ فعلیہ ہوا۔
 قواعد۔ مرکبات ناقصہ کے جملہ اقسام یعنی مرکب اضافی۔ توصیفی۔ انتہاجی۔

وغیر امتزاجی حکم کلمہ کا رکھتے ہیں۔ لہذا ہمیشہ جملہ کے جزو ہوا کرتے ہیں جملہ نہیں ہوتے۔ جس وقت کسی جملہ کی ترکیب کرنا منظور ہوا اور اجزا جملہ کے بہت ہوں تو غور کرنا چاہیے کہ کون جزو مفرد ہے اور کون مرکب۔ اگر مفرد ہے تو کس قسم کا۔ ہر ایک قسم کو مطابق قواعد صرف خیال کرنا چاہیے۔ اور اگر مرکب ہے تو کس قسم کا۔ اضافی ہے یا توصیفی۔ امتزاجی ہے یا غیر امتزاجی۔ اور غیر امتزاجی کے تمام سے دو مرکبات جو اسم اشارہ اور مشار الیہ سے ترکیب پاتے ہیں۔ اور نیز مرکبات تمیزی و مستثنیٰ منہ و مستثنیٰ وغیرہ کو غور کرنا چاہیے۔ من بعد دیکھنا چاہیے کہ تعلق ہر ایک کلمات کا دوسرے سے کیونکر ہے۔ تاکہ فاعل و مفعول و مبتدا و خبر بخوبی معلوم ہو جائیں۔ اور ترکیب کہنے میں سہولت و آسانی ہو تاؤنیکہ ہر ایک جزو علیحدہ علیحدہ بقاعدہ صرف و نحو معلوم نہ ہو جائیں گے اور تعلق کلمات کا دریافت نہ ہو جائے گا ترکیب کہنا بہت دشوار ہو گا چند جملے بطریق تمثیل لکھے جاتے ہیں۔ جن میں مرکبات ناقصہ فاعل ہیں یا مفعول مبتدا ہیں یا خبر۔

مرکبات اضافی کے فاعل و مفعول و مبتدا و خبر ہونے کی مثال اس کوں رحلت بکوفت دست اجل ترکیب بکوفت فعل۔ دست اجل مرکب اضافی اس کا فاعل۔ کوں رحلت۔ مرکب اضافی اس کا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ع پند سعدی گوش جاں بشنو ترکیب۔ بشنو فعل اس میں منہیہ مستتر مخاطب کی۔ وہ فاعل۔ پند سعدی مرکب اضافی اس کا مفعول بہ۔ ب۔ جار۔ گوش جان۔ مرکب اضافی منجر و۔

جارجور سے بل کر متعلق ہوا فعل کا۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ متعلق سے بل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ فقرہ عاکفال کعبہ جلالتش بہ تقصیر عبادت معترف اند۔ ترکیب عاکفال۔ مضاف اول۔ کعبہ۔ مضاف دوم۔ جلالتش۔ مرکب اضافی مضاف الیہ۔ مضاف دوم اپنے مضاف الیہ سے بل کر مضاف الیہ ہوا مضاف اول کا۔ مضاف اول اپنے مضاف الیہ سے بل کر ابتدا ہوا۔ معترف اُس کی خبر بہ۔ جار۔ تقصیر عبادت۔ مرکب اضافی مجرور۔ جارجور سے بل کر متعلق ہوا خبر کا۔ اند۔ رابطہ۔ ابتدا اپنی خبر و متعلق سے بل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ع۔ راستی موجب رضائے خداست و ترکیب۔ راستی۔ ابتدا۔ موجب۔ مضاف۔ رضائے خدا۔ مرکب اضافی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے بل کر خبر ہوا ابتدا کی۔ است۔ رابطہ۔ ابتدا اپنی خبر سے بل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مرکب توصیفی کے فاعل و مفعول و ابتدا ہونے کی مثال۔ مصرع۔ اسب لاغرمیاں بکا را آید ترکیب۔ بکا را آید۔ فعل مرکب۔ اسب موصوف۔ لاغرمیاں۔ مرکب توصیفی اُس کی صفت۔ موصوف صفت سے بل کر فاعل ہوا فعل کا۔ فعل اپنے فاعل سے بل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فقرہ عابدے جاہل را بادشاہے طلب کرد۔ ترکیب۔ طلب کرد۔ فعل مرکب۔ بادشاہے۔ اُس کا فاعل عابدے جاہل۔ مرکب توصیفی اُس کا مفعول بہ۔ را۔ علامت مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے بل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فقرہ کوتاہ خردمند بہ کہ نادان بلند ترکیب۔ کوتاہ خردمند۔ مرکب توصیفی ابتدا۔ بہ کہ بمعنی اُنہ جار۔ نادان بلند۔ مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور سے بل کر متعلق ہوا خبر کا۔

ابتدا اپنی خبر فاعل سے بل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ع بگفت احوال ما برقی
 جہاں است ترکیب بگفت فعل اس میں ضمیر مستتر غائب کی۔ وہ فاعل احوال
 مرکب اضافی ابتدا۔ برقی جہاں مرکب توصیفی اس کی خبر است۔ رابطہ ابتدا
 اپنی خبر سے بل کر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ہوا فعل بگفت کا۔ فعل اپنے فاعل اور
 مفعول سے بل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مرکیبات غیر امتزاجی سے مرکب تمیزی کے فاعل و مفعول و ابتدا و خبر
 ہونے کی مثال فقرہ۔ نردم دہ گز پارچہ فراہم آمد ترکیب۔ فراہم آمد
 فعل مرکب۔ دہ گز۔ تمیز۔ پارچہ۔ تمیز۔ تمیز تمیز سے بل کر فاعل ہوا فعل کا نردم
 مرکب اضافی مفعول فیہ فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے بل کر جملہ فعلیہ خبریہ
 ہوا۔ فقرہ۔ سی صد و پنجاہ و نہ بندش بیا موخت ترکیب۔ بیا موخت۔ فعل
 اس میں ضمیر مستتر غائب کی وہ فاعل سی صد و پنجاہ و نہ۔ اسم عدد تمیز۔ بندش
 مرکب اضافی تمیز۔ تمیز تمیز سے بل کر مفعول بہ ہوا فعل کا فعل اپنے فاعل و مفعول
 سے بل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فقرہ۔ دو صد مہرہ در جسم انسان است ترکیب
 دو صد۔ تمیز۔ مہرہ۔ تمیز۔ تمیز تمیز سے بل کر ابتدا۔ در۔ جار جسم انسان مرکب
 اضافی مجرور۔ جار مجرور سے بل کر متعلق موجود محذوف۔ لفظ موجود محذوف
 اپنے متعلق سے بل کر خبر ہوا ابتدا کی۔ است رابطہ۔ ابتدا اپنی خبر سے بل کر
 جملہ اسمیہ خبریہ ہوا فقرہ۔ این دو من شکر است ترکیب۔ این۔ ابتدا۔
 دو من۔ تمیز۔ شکر۔ تمیز۔ تمیز تمیز سے بل کر خبر است۔ رابطہ ابتدا اپنی خبر سے
 بل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مرکبات غیر امتزاجی سے مستثنیٰ منہ و مستثنیٰ کے فاعل و مفعول و مبتدا ہونے کی مثال ع ناند بجز نام نیکو زشت ترکیب نماند فعل چیرے مستثنیٰ منہ محذوف بجز حرف استثنا نام مضاف نیکو معطوف علیہ و او حرف عطف زشت معطوف معطوف علیہ معطوف سے بل کر مضاف الیہ ہوا نام مضاف کا مضاف مضاف الیہ سے بل کر مستثنیٰ ہوا مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے بل کر فاعل ہو فعل ناند کا فعل اپنے فاعل سے بل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا مع ندارد بجز آستان سرم ترکیب ندارد فعل سرم مرکب اضافی اس کا فاعل آستانہ مستثنیٰ منہ محذوف بجز حرف استثنا آستانہ مرکب اضافی مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے بل کر مفعول ہوا فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے بل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا اشعر در اوراق سعدی جزیں پذیریت کہ چوں پائے دیوار کندی مایست ترکیب پندے مستثنیٰ منہ محذوف جز حرف استثنا آیں اسم اشارہ پندے مشار الیہ اسم اشارہ مشار الیہ سے بل کر مبین ہوا کہ بیانہ چوں حرف شرط کندی فعل با فاعل پائے دیوار اس کا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے بل کر شرط ہوا مایست اس میں ضمیر مستتر مخاطب کی وہ فاعل فعل اپنے فاعل سے بل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا ہوا شرط اپنی جزا سے بل کر جملہ شرطیہ ہو کر بیان ہوا مبین کا مبین بیان سے بل کر مستثنیٰ ہوا مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے بل کر مبتدا ہوا در جار اور اوراق سعدی مرکب اضافی مجرور جار مجرور سے بل کر متعلق ہوا اثابت محذوف کا اثابت محذوف اپنے متعلق سے بل کر خبر ہوا مبتدا کی مبتدا اپنی خبر سے بل کر جملہ اسے ہوا

تام شد

